REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS
FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P. 67.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۲

شمارہ ۴۳

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماھی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۲۷ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ ۔ ۲۵ اخاء ۱۳۵۲ ہش ۔ ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۳ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق براستہ لندن ربوہ سے ۲۳/۱۰ کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو انگلستان سے مراجعت فرما ہونے کے بعد چکروں کی تکلیف ہو گئی تھی۔ پرسوں صبح تو بلڈ پریشر ہائی ہو گیا۔ دوا استعمال کی تاہم حضور انور نے جمعہ کا خطبہ خود ہی پڑھایا۔ ممکن ہے کہ ٹھنڈے مقام سے گرم مقام میں آجانے اور لگاتار مصروفیتِ سفر کی تھکان کے سبب یہ تکلیف ہو گئی ہو۔ احباب اپنے محبوب امامِ ہمام کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

قادیان ۲۳ اکتوبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ان دنوں یورپ کے احمدیہ مشنز کا دورہ فرما رہے ہیں۔ آپ ۱۲/۱۰ کو جمعہ پڑھ کر فرانس پھر اٹلی کے مشہور شہر وینس وہاں سے زیورچ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد جرمنی میں فرینکفورٹ تشریف لے جا کر عید غالباً ڈنمارک میں پڑھیں گے وہاں سے سویڈن اور ہالینڈ ہوتے ہوئے لندن واپس تشریف لے جائیں گے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے گرامی نامہ میں جماعت کے سب بھائی بہنوں کو (باقی دیکھئے ص۳ پر)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ

جن چیزوں پر اسلام کی بناء رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے

"جن چیزوں پر اسلام کی بناء رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں۔ اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر "حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ" ہے ......

اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشرِ اجساد حق اور روزِ حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلّ شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص شریعتِ اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ترکِ فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ ایمان و اسلام سے برگشتہ ہے۔

اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے، اُن سب پر ایمان لائیں۔ اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔

غرض وہ تمام امور جن پر سلفِ صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا، اور وہ امور جو اہلِ سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں۔ ان سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افتراء کرتا ہے۔ اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعویٰ ہے کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا ہے، کہ ہم باوجود اپنے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ وَالْمُفْتَرِيْنَ۔"

(ایام الصلح صفحہ ۸۶، ۸۷)

قادیان کی ہر دو مرکزی مساجد میں

اعتکاف

رمضان شریف کے آخری عشرہ میں سنتِ نبویؐ پر عمل کرتے ہوئے قادیان کی ہر دو مرکزی مساجد مسجد مبارک و مسجد اقصیٰ میں جن حضرات کو اعتکاف کی سعادت حاصل ہوئی اُن کے اسماء درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اعتکاف کو قبول فرمائے:-

مسجد مبارک

۱۔ حضرت بھائی الٰہ دین صاحب۔
۲۔ مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب۔
۳۔ " چوہدری سعید احمد صاحب۔
۴۔ " عبد الرشید صاحب نیاز۔
۵۔ " بھائی عبد الرحیم صاحب دیانت۔
۶۔ " چوہدری محمد طفیل صاحب۔
۷۔ " مولوی بشیر احمد صاحب خادم۔
۸۔ " یعقوب احمد صاحب آف بہادر آباد (یوپی)
۹۔ " گیانی عبد اللطیف صاحب۔
۱۰۔ " عبد الکریم صاحب۔
۱۱۔ " لطیف احمد فاروق۔
۱۲۔ عزیز منیر احمد خادم متعلم مدرسہ احمدیہ۔
۱۳۔ " محمد ایوب ساجد " "

مسجد اقصیٰ

۱۔ مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے۔
۲۔ " مولوی جاوید اقبال صاحب اختر
۳۔ الحاج بابا خدا بخش صاحب۔
۴۔ مکرم مستری عبد الغفور صاحب۔
۵۔ " فضل الرحمٰن صاحب۔
۶۔ " غلام قادر صاحب، گجراتی۔

(باقی ملاحظہ ہو ص۱۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۵ اخاء ۱۳۵۲ ہش

ارضِ فلسطین میں یہود کا اجتماع

حالیہ عرب اسرائیل جنگ ۶ اکتوبر کو شروع ہوتے ہی مصریوں نے پہلے ہی ہلہ میں جس چابکدستی سے نہرِ سویز پار کر کے اس کے مشرقی کنارے پر قبضہ کر لیا یہ ان کی کامیاب حکمتِ عملی تھی۔ اسی وقت اسرائیل کے ناقابلِ تسخیر ہونے کا طلسم بھی ٹوٹ گیا۔ اس کے بعد اسرائیل نے بہتیرا زور مارا، مگر اپنی سابقہ پوزیشن کو حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ یہ تو جنوبی محاذ کی بات ہے۔ شمالی محاذ پر گولان کی پہاڑیوں پر شامیوں نے جو قابلِ قدر کامیابیاں حاصل کیں۔ اس سے اسرائیل کی فضائی بالادستی کا بھرم بھی جاتا رہا۔ پھر دونوں محاذوں پر ٹینکوں کی جو تاریخی لڑائیاں لڑی گئیں، ان میں بھی اسرائیل کو ترکی بہ ترکی جواب ملتا رہا۔ من حیث المجموع عرب فوجوں کو اپنے حریف پر برتری حاصل رہی۔

جس طور پر اس جنگ کا آغاز ہوا۔ امریکی لیڈروں نے اس کے ابتدائی چند گھنٹوں ہی میں یہ محسوس کر لیا تھا کہ مغربی ایشیا میں جو اڈہ انہوں نے بڑی محنت سے بنایا تھا اس کا بُرا حال ہو رہا ہے۔ چنانچہ اسی وقت سے انہوں نے ڈپلومیٹک طریقوں سے بھاگ دوڑ شروع کر دی کہ جس طرح سے ہو جنگ رُکے۔ جہاں تک عربوں کا سوال ہے وہ بھی تو نہیں چاہتے تھے کہ خواہ مخواہ خون خرابہ ہو۔ اسی لئے تو ہر پُرامن تجویز کو آزما لینے کی حمایت کرتے رہے مگر یہ اسرائیل ہی ہے جس کی ہٹ دھرمی نے عربوں کو حالیہ اقدام پر مجبور کیا۔ اچھا ہوا کہ روس اور امریکہ دونوں بڑی طاقتوں کے باہمی مشورہ اور پھر سیکیورٹی کونسل کے فیصلہ سے بالآخر ۱۷ روز کی خونریز جنگ ۲۲ اکتوبر کی شام کو بند ہو گئی۔ دیکھیں اب جو فیصلہ ہوا کہاں تک اس پر عملدرآمد ہوتا ہے —— ؟؟

ہم گزشتہ اشاعت میں لکھ چکے ہیں کہ اس جنگ کا نتیجہ خواہ کچھ ہی ہو۔ اس بار عربوں کی ہی فتح ہے۔ اس لئے کہ عربوں کی طرف سے یہ جنگ صرف اور صرف اپنے وہ علاقے واپس لینے کے لئے لڑی گئی ہے جن پر اسرائیل نے ۱۹۶۷ء میں قبضہ کر لیا تھا۔ قطع نظر اس بات سے کہ ایک ہی ہلہ میں عربوں کے سارے مقبوضہ علاقے انہیں واپس ملے ہیں یا نہیں، صحیح بات یہی ہے کہ فتح عربوں ہی کی ہے۔ عربوں کا یہ کوئی معمولی کامیابی نہیں ہے کہ مشرقِ وسطی کا نازک مسئلہ جسے ۶ اکتوبر سے قبل کچھ بھی وقعت نہ دی جا رہی تھی حتی کہ بعض قسم کے سیاسی چالباز یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ جوں جوں وقت گزرتا جائے گا یہ مسئلہ خود بخود ختم ہو جائے گا۔ ایسا سوچنے والے نہیں جانتے تھے کہ اس نوع کی سرد مہری ہی عربوں کی حمیت اور غیرت کے لئے بہت بڑا چیلنج تھی۔ چنانچہ ۱۹۶۷ء سے چھ سال بعد عرب مجاہدین اٹھے اور اپنے مشترکہ دشمن پر ٹوٹ پڑے۔ اور اپنے حریف پر ایسا ناگہانی حملہ کیا کہ جن حالات میں چھ سال قبل اسرائیل نے عربوں سے سویز کا مشرقی علاقہ چھینا تھا بالکل ویسے ہی حالات میں انہیں یہ علاقہ خالی کرنا پڑا۔ نہ صرف یہ بلکہ موشے دایان جو ۱۹۶۷ء کی جنگ کا ہیرو سمجھا گیا تھا اسے عربوں کی حالیہ حکمتِ عملی اور جنگی کارروائیوں کے سبب جدید اسلحہ کی خاطر امریکہ کی طرف بھاگنا پڑا ——!! اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی اخباری دنیا کے علم میں آ چکی ہے کہ نہ صرف یہ کہ اسرائیل کو امریکہ سے اسلحہ کی مدد آتی رہی بلکہ دُنیا کے مختلف خطوں سے پچاس ہزار سے زائد یہودی والنٹرز جنگ میں عملی حصہ لینے کے لئے بھی پہنچے۔

ہماری آج کی گفتگو کا موضوع بھی ارضِ فلسطین میں یہود کا یہ اجتماع ہی ہے۔ دُنیا کے مختلف اکناف سے عملی جنگ میں حصہ لینے کے لئے یہودی والنٹرز کے اس سرزمین کی طرف کھنچے چلے آنے سے متعلق قرآن کریم کی وہ زبردست پیش گوئی پوری ہوتے ہوئے ایک بار پھر دُنیا نے مشاہدہ کر لی جس میں بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے کہا گیا تھا کہ

وَقُلْنَا مِنْ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا۔ (بنی اسرائیل آیت : ۱۰۵)

یعنی فرعون کے ڈوب مرنے کے بعد بنی اسرائیل کو ہم نے کہہ دیا کہ تم زمین کے مختلف علاقوں میں رہتے رہو۔ پھر جب مسلمانوں کے لئے دوسری بار کی آزمائش کا وعدہ پورا ہونے کا وقت آئیگا تو ہم تم سب کو جمع کر کے لے آئیں گے۔

تفسیر فتح البیان کی تشریح کے مطابق یہود کا ارضِ مقدسہ میں موعود اجتماع مہدی معہود اور مسیح موعود کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ چنانچہ قرآنِ کریم کی یہ عظیم الشان پیش گوئی سب سے پہلے ۱۹۴۸ء میں ایسے وقت میں پوری ہوئی جب دُنیا کی بڑی طاقتوں کے سہارے فلسطینی عربوں کی مرضی کے خلاف اس سرزمین کو بجبر بیت الیہود بنا دینے کا فیصلہ کیا گیا اور اسرائیل نام کی جدید مملکت معرضِ وجود میں لائی گئی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ دُنیا کے تمام دوسرے خطوں کو چھوڑ کر ایک بین الاقوامی سازش کے نتیجہ میں فلسطین کے اندر یہود کو آباد کر دینا عرب فلسطینیوں کے حق میں ایک ایسا ظالمانہ فیصلہ تھا جس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس بارے میں زیادہ نہ لکھتے ہوئے اس جگہ گاندھی جی کا ایک قیمتی حوالہ نقل کر دینا ہی کافی ہے۔ آج سے ۵۰ سال قبل گاندھی جی نے ۱۲ نومبر ۱۹۳۲ء کو اپنے ہفتہ وار اخبار "ہریجن" میں لکھا تھا:-

"میری تمام ہمدردیاں یہودیوں کے ساتھ ہیں۔ لیکن یہ ہمدردیاں انصاف کے تقاضوں کی طرف سے میری آنکھیں بند نہیں کرتیں۔ یہودیوں کے لئے ایک نیشنل ہوم (قومی وطن) کی چیخ پکار مجھے اپیل نہیں کرتی۔ وہ دنیا کے دوسرے لوگوں کی طرح اسی ملک کو اپنا وطن کیوں نہیں بناتے جہاں وہ پیدا ہوئے۔ اور جہاں روزی کماتے ہیں۔

فلسطین ٹھیک اسی طرح عربوں کا ہے جس طرح انگلستان انگریزوں کا اور فرانس فرانسیسیوں کا۔ یہ غلط اور ناانصافی ہے کہ عربوں پر یہودیوں کو باہر سے مسلط کیا جائے اور یہودیوں کی یہ حرکت غلط ہے کہ وہ برطانوی سنگینوں کے سایہ میں وہاں داخل ہوں یہ انسانیت کے خلاف ایک جرم ہو گا کہ سربلند عرب قوم کی تعداد گھٹا دی جائے۔ تاکہ فلسطین کو جزوی یا مکمل طور پر یہودیوں کا قومی وطن بنا دیا جائے۔ ان انتہائی ناانصافیوں پر عربوں کی مزاحمت کے خلاف حرف گیری کی گنجائش نہیں۔"

حق اور انصاف پر مبنی ایسی صاف بات کے باوجود ایک طرف عربوں کی زبردست مزاحمت بے اثر ثابت ہوئی تو دوسری طرف عدل و انصاف کی تمام دیگر آوازیں جہاں صدا بصحرا ثابت ہوئیں۔ وہاں گاندھی جی کی حق و انصاف پر مبنی رائے بھی بہرے کانوں سُنی گئی۔ اس طرح تقدیر کے وہ نوشتے پورے ہوئے جن کا سورۃ بنی اسرائیل کی مذکورہ بالا آیت کریمہ کے حوالہ سے ذکر کیا گیا ہے۔

الغرض ۱۹۴۸ء میں مملکتِ اسرائیل معرضِ وجود میں آ جانے کے بعد اکنافِ عالم میں بسنے والے یہود کے دلوں میں اس سرزمین کے لئے ایک طبعی کشش شروع ہو گئی —— پھر یہود کس طرح دُنیا کے دُور دراز علاقوں سے اس طرف چلے آئے یہ ایک لمبی مگر دلخراش حقیقت ہے۔ جسے ساری دُنیا جانتی ہے۔ اس کے بعد ۱۹۵۶ء اور ۱۹۶۷ء کی جارحانہ کارروائیوں کے نتیجہ میں اسرائیلی مملکت دُنیا کے کسی بھی خطہ میں بسنے والے یہودیوں کی دلی کشش کا مرکز بن گئی۔

جیسا کہ ہم گزشتہ پرچہ میں اشارہ کر چکے ہیں کہ احادیث سے ثابت ہے کہ مسلمانوں کی یہود سے ایک ایسی فیصلہ کن جنگ مقدر ہے جس میں مسلمانوں کے ہاتھوں یہود کو چُن چُن کر ہلاک کئے جانے کی خبر دی گئی ہے۔ اس کے بعد اسلام کی موعودہ ترقی اور سربلندی ہونے والی ہے۔ خواہ وہ مقدر وقت ابھی نہیں آیا ہے۔ لیکن حالیہ عرب اسرائیل جنگ کو اس پہلو سے اس کی شروعات ضرور کہا جا سکتا ہے کہ ایسے پیش آمدہ حالات و واقعات کے نتیجہ میں یہود کے دلوں میں اندر ہی اندر ایسی تحریک ہو رہی ہے جس کے نتیجہ میں وہ اس خطہ میں جمع ہوتے چلے جائیں گے۔ اور جب وہ وقت مقدر آ گیا تو اُس نوشتۂ تقدیر کو بھی کوئی ٹال نہیں سکے گا جس کی نسبت احادیث میں عظیم الشان خبر دی گئی ہے۔

—— ⁘ ——

حالیہ عرب اسرائیل جنگ کا ایک اور پہلو بھی ہے۔ اور وہ ہے اس خطہ میں بڑی طاقتوں کے ذاتی مفادات کی کشمکش۔ اس پہلو سے دیکھا جائے تو اس جنگ کے پیچھے امریکہ اور روس کے مفادات کام کر رہے ہیں۔ اور یہ زمانہ پٹرول، ڈیزل اور گلیسرین کا ہے۔ کسی بھی مشین کے لئے ان کی ضرورت لابدی ہے۔ تیل کی اہمیت کے پیشِ نظر ہی تو تیل پیدا کرنے والے ممالک نے انہی دنوں تیل کو حربی قوت کے طور پر استعمال کرنے پر غور و فکر کیا ہے اور اس سلسلہ میں کچھ فیصلے بھی کئے ہیں۔

عجیب بات ہے کہ ادھر اس خطۂ زمین سے تیل کی دریافت ہوئی اُدھر شاطر مغربی اقوام نے اس خطہ پر ہمیشہ کے لئے اپنی بالادستی قائم رکھنے کے لئے عربوں کی زبردست مزاحمت کے علی الرغم پہلے ۱۹۴۸ء میں اسرائیلی مملکت قائم کی اور پھر اس کو پال پوس کر بڑا کرتے رہے۔ چنانچہ جیسا بیان ہوا ۱۹۵۶ء اور ۱۹۶۷ء کے زبردست تصادم اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔ یہ تو امریکہ اور اس کے ہم خیال گروہ کا حال ہے۔ دوسری طرف امریکہ کا زبردست حریف روس بھی اس ساری صورتِ حال سے غافل نہیں۔ اگر امریکہ اور مغربی ممالک نے اسرائیل کی پشت پناہی کو حصولِ مقصد کا ذریعہ بنایا ہوا ہے تو روسی سیاست دان عربوں کی مدد کر کے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جیسا کہ نظر آ رہا ہے امریکہ اسرائیل کو چھوڑ نہیں سکتا۔ اور اُدھر عرب اس وقت تک چین کی نیند

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ عید الفطر

اصل عید یہی ہے کہ ہم ہر لمحہ خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کا فضل حاصل کرتے چلے جائیں

اگر ہم شکر گزار بندے بنیں اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں تو ہمارا ہر دن عید بن سکتا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۲ فتح ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۲ دسمبر ۱۹۶۸ء بمقام مسجد مبارک ربوہ۔

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:۔

رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَۃً مِّنْکَ۔ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ۔ قَالَ اللّٰہُ اِنِّیْ مُنَزِّلُھَا عَلَیْکُمْ فَمَنْ یَّکْفُرْ بَعْدُ مِنْکُمْ فَاِنِّیْٓ اُعَذِّبُہٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُہٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ۔ (مائدہ آیات ۱۱۵-۱۱۶)

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰۃَ وَالْاِنْجِیْلَ مِنْ قَبْلُ ... وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ۔ (آل عمران۔ آیات ۳-۴)

اس کے بعد فرمایا:۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے ان سے ایک مطالبہ کیا تھا جس کے ساتھ

روحانی طور پر عید کا تعلق

تھا۔ گو وہ اس مطالبہ کے وقت اسے سمجھتے نہیں تھے۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ عرض کیا کہ کیا تیرے رب میں یہ طاقت ہے کہ وہ ہم پر آسمان سے رزق نازل کرے۔ کیونکہ ان کی نگاہ دنیا ہی میں محو اور کھوئی ہوئی تھی۔ اور اس سے آگے نہ نکل سکی تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تم کس قسم کا مطالبہ کر رہے ہو۔ خدا کا تقویٰ اختیار کرو۔ انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ کھائیں اور دنیا کے انعامات کے حصول سے ہمارے دل مطمئن ہو جائیں۔ تب تیری صداقت پر ہمارے دلوں میں پختہ یقین پیدا ہوگا۔ اگر تیری بعثت کے بعد ہمیں اس دنیا میں صرف دکھ ہی ملنے ہیں آرام نہیں ملنا تو پھر تجھ پر ایمان لانے کا کیا فائدہ۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے ان کی کمزوریوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اور ان کے دلوں میں

حقیقی اطمینان پیدا کرنے کی غرض سے

اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی کہ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ اے ہمارے رب! تو اپنے فضل سے۔ اپنے رحم سے ہمارے لئے آسمان سے مائدہ کے نزول کا انتظام کر۔ حواریوں نے مائدہ کا لفظ صرف دنیوی رزق کے لئے استعمال کیا تھا۔ لیکن مائدہ کا لفظ عربی زبان میں جسمانی غذا اور روحانی غذا ہر دو کے متعلق استعمال ہوتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ اللہ تعالیٰ کے مقرب رسول تھے اس لئے انہوں نے اپنے رب کے حضور یہ عرض کی کہ اے میرے رب میری قوم روحانی طور پر بڑی کمزور ہے۔ تو اس پر فضل کر اور اس کے لئے جسمانی رزق کے سامان بھی پیدا کر اور روحانی غذا کے سامان بھی پیدا کر۔ اور چونکہ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی گئی تھی۔ اور بتایا گیا تھا کہ کامل اور مکمل شریعت والا خاتم النبیین ایک ارفع اور اعلیٰ مقام کے حصول کے بعد حقیقی اور کامل ہدایت لے کر آنے والا ہے۔ اس لئے انہوں نے دعا کی کہ وہ روحانی رزق اترے کہ جو ہم لوگوں کے لئے بھی عید کا اور مسرت کا باعث ہو اور ہمارے

بعد میں آنے والی نسلیں

جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پائیں ان کے لئے بھی وہ جسمانی اور دنیوی، روحانی اور اخروی خوشی اور مسرت کا سامان پیدا کر دے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ تو اپنے فضل سے ہمیں رزق عطا کر۔ کیونکہ جو چیز تیری طرف سے عطا ہوتی ہے وہ دنیوی لحاظ سے بھی اور اخروی لحاظ سے بھی سب سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تمہاری دعا کو قبول کرتا ہوں۔ اور یہ مائدہ جو مانگا گیا ہے ایک محدود شکل میں تیرے ذریعہ آ جائیگا اور ایک کامل صداقت کے رنگ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتار دوں گا لیکن اپنے ماننے والوں کو

یہ تنبیہ کر دو کہ جو کوئی ان میں سے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی ناشکری کریگا اور اسے ماننے سے انکار کرے گا اور روحانی غذا نہیں کھائے گا۔ اس کی اصلاح کیلئے ایک ایسا عذاب مقدر ہے کہ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل کسی اور کے لئے مقدر نہیں کیا گیا۔ کیونکہ آپ سے پہلے آنیوالوں نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے صرف اس حصہ کا انکار کیا تھا جو ان کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ اور گو وہ اصولی طور پر تو مجرم تھے لیکن ساری ہدایت کے وہ منکر نہیں تھے ان کے مقابلہ میں جو لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد کامل شریعت اور مکمل ہدایت کے منکر ہوں گے۔ انہیں پہلوں کی نسبت زیادہ عذاب ملے گا۔

غرض اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تم انہیں تنبیہ کر دو کہ میں آسمان سے ان کے لئے دنیا کی نعمتوں کا بھی سامان پیدا کر دوں گا۔ اور ان کی

روحانی بقا اور حیات کا سامان

بھی پیدا کر دوں گا۔ لیکن یہ رزق چاہے دنیوی ہو یا روحانی، ان پر بہت سی ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔ اور جو شخص ان ذمہ داریوں کو نہیں نبھاتا اور ناشکری کی راہوں کو اختیار کرتا ہے (خصوصًا اس وقت جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہو چکی ہے اور کامل ہدایت اور مکمل شریعت کا نزول ہو چکا ہے) اس پر خدا کی گرفت بھی پہلوں سے زیادہ ہوگی۔

اس مضمون کے مطابق اور اس وعدہ کے مطابق جو سورۃ مائدہ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کیا تھا سورۃ آل عمران کی شروع کی آیات (جو میں نے ابھی پڑھی ہیں) مضمون بیان کر رہی ہیں۔ سورۃ مائدہ میں وعدہ دیا گیا تھا کہ اِنِّیْ مُنَزِّلُھَا عَلَیْکُمْ اور سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدائے واحد کی طرف سے جو الحی اور القیوم ہے

حقیقی زندگی کا وہی مالک ہے

وہ حقیقی طور پر زندہ ہے اور حیات اور زندگی صرف اسی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ وہ دوسروں کو زندہ رکھنے والا ہے۔ اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ اور بقا اور قیام صرف اسی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ایک ایسا مائدہ نازل ہو رہا ہے جو قیامت تک باقی رہے گا۔ اور قائم رہے گا۔ اور قیامت تک انسان کی زندگی کے سامان پیدا کرے گا۔ نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ گویا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وعدہ دیا گیا تھا کہ اِنِّیْ مُنَزِّلُھَا عَلَیْکُمْ اور اب یہ اعلان کیا گیا ہے کہ نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ یعنی کامل حق اور کامل صداقت پر مشتمل کتاب جو انسان کے لئے مقدر تھی وہ انہی بشارتوں اور وعدوں کے مطابق اتاری گئی ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء سے کئے گئے تھے۔ اور جن کا ذکر تورات اور انجیل میں بھی ہے۔ تورات اور انجیل میں تو صرف پہلوں کے لئے ہدایت کا سامان تھا۔ لیکن وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ۔ اب

اللہ تعالیٰ نے الفرقان نازل کیا ہے

جو کامل اور مکمل ہدایت ہے۔ اور جو نشان (اٰیَۃً مِّنْکَ) مانگا گیا تھا وہ کامل اور مکمل طور پر اب الفرقان کی شکل میں نازل ہو گیا ہے۔ اور جو اب کفر کرے گا۔ اور انکار کرے گا اور ناشکری کرے گا اور اس رزق سے وہ فائدہ نہیں اٹھائے گا جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس سے اٹھایا جائے۔ اسے اللہ تعالیٰ پہلوں سے بڑھ کر عذاب دیگا۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ جسمانی رزق سے بھی اس طرح فائدہ اٹھایا جائے کہ اس سے روحانی بہتری ... ہوں۔ اور جو روحانی غذا ہے۔ وہ تو ہے ہی اسی کام کیلئے لیکن ...

جاتا ہے تو وہ جسمانی غذا کھا کر اپنے جسم کو تو موٹا اور تازہ کر لیتا ہے۔ لیکن رُوح کی ترو تازگی کا سامان نہیں کرتا۔ اور جو رُوحانی غذا اس پر نازل ہوتی ہے اس کی طرف وہ توجہ نہیں کرتا اور اس سے بے اعتنائی برتتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص ناشکری کرے گا میں اسے عذاب دُوں گا۔

پھر سورۂ مائدہ کی آیات میں ایک آیت (اٰيَةً مِّنْكَ) مانگی گئی تھی۔ لیکن یہاں سورۂ آلِ عمران میں فرمایا کہ میں بہت سی آیات دوں گا۔ اور جو ان آیات کا انکار کرے گا۔ اس کو بھی سخت عذاب دوں گا۔

یہ دِن تمہارے لئے عید کا دِن بن سکتا ہے

لیکن تم پر واجب ہے کہ ہر وہ دن جو تمہارے لئے عید بنایا جائے اس کے نتیجہ میں تم میرے شکر گزار بندے بنو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے اور میری باتوں کو نہیں سُنو گے تو پہلے انبیاء کی تنبیہ اور انذار کے مطابق اس کو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا قہر اور غضب دیکھنا پڑے گا۔ خدا تعالیٰ نے پہلوں سے یہی کہا تھا کہ ہمارے انکار کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا جو غضب نازل ہو سکتا ہے اس سے زیادہ غضب اس وقت نازل ہوگا جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائیں گے اور لوگ ان کا انکار کریں گے۔ اس لئے تم ابھی سے فکر کرو اور اپنی نسلوں کو اس عذاب سے بچانے کے سامان پیدا کرو۔ غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم تمہیں آیات دیں گے۔ جو لوگ ان آیات کی ناشکری کریں گے لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ان کے لئے سخت عذاب مقدر ہے۔ اور اللہ غالب اور سزا دینے والا ہے۔

آج عید ہے

اور یہ عید اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ایک نشان کے طور پر مقرر کی ہے۔ آپ سب کو بھی اور مجھے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے حقیقی عید اور برکتوں والی عید نصیب ہو۔ آیت کے معنی ایک ایسی ظاہری علامت کے ہیں جو ایک مخفی حقیقت کی طرف اشارہ کر رہی ہو۔ اور اس کی جگہ ظاہر ہو رہی ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں سبق دیا ہے کہ گو عید خوشی اور مسرّت کا دن ہے (اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عید ہمارے لئے (یعنی جو خدا تعالیٰ کے بندے ہیں) اسی کے حکم سے کھانے پینے کا دِن ہے اور خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ کھاؤ پیو اور خوشی مناؤ) اور میں تمہارے لئے دنیا کی آسائش اور اس کی سہولتوں کے سامان بھی پیدا کر دوں گا اور کرتا رہوں گا۔ لیکن یہ عید تو ایک ظاہری علامت ہے ایک مخفی حقیقت کی۔ اور مخفی حقیقت یہ ہے کہ تم نے میرے قرب کا ایک مقام حاصل کر لیا۔ تم نے اپنی بقا کے کچھ سامان پیدا کر لئے۔ پس تم خوش ہو جاؤ کہ تم ایک امتحان میں کامیاب ہو گئے۔ تم نے ایک حد تک میرے فضلوں کو پا لیا۔ اور اس کی ظاہری علامت کے طور پر (خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ) میں تمہارے لئے عید مقرر کرتا ہوں۔ پس عید جہاں ہمارے لئے انتہائی خوشی اور مسرّت کا دِن ہے (کیونکہ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ آج میرے کہنے پر تم خوشی مناؤ۔ کھاؤ اور پیو) وہاں اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ ناشکری نہ کرنا اگر تم میرے کہنے پر خوشی مناتے اور کھاتے پیتے ہو تو میرے کہنے پر اس بات کو بھی یاد رکھو کہ یہ عید سال میں ایک بار نہیں آتی بلکہ اگر تم چاہو تو تم اپنے ہر دن کو عید کا دن بنا سکتے ہو۔ اگر تم اس دن کی ذمہ داریوں کو نبھاؤ گے تو تم اللہ تعالیٰ کا مزید قرب حاصل کرو گے۔ اور تمہاری دنیوی اور اُخروی مسرّتوں کے مزید سامان پیدا کئے جائیں گے۔ اور تم رُوحانی میدانوں میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرتے چلے جاؤ گے۔ خدا کرے کہ ہمارا ہر دِن ہی عید کا دن ہو اور ہر روز ہی ہم اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضا اور محبّت کو حاصل کرنے والے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ جو ذمہ داریاں وہ ہم پر ڈال رہا ہے ہم انہیں اس طرح نبھائیں کہ وہ ہم سے خوش ہو جائے۔

ہم دراصل ایک عید کے زمانہ میں داخل ہیں

لیکن یہ ایک اور مضمون ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر ہم غور کرتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی دنیوی خوشی اور عید وہی ہے جو خدا تعالیٰ کے کہنے پر منائی جائے۔ اسی میں خیر ہے۔ اسی میں برکت ہے۔ اور جب ہمیں خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ خوش ہو جاؤ اور خوشی سے اُچھلو تو ہمارا کام ہے کہ ہم خوش ہوں اور ہماری طبیعتوں میں بشاشت پیدا ہو۔ اور ہم خوشی سے اُچھلیں۔ جب ہمارا خدا کہتا ہے کہ کھاؤ اور پیو تو ہمارے لئے یہ فرض ہے کہ ہم اس کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے کھائیں بھی اور پئیں بھی۔ اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی کھلائیں اور پلائیں اور اس کے پیچھے جو حقیقت ہے وہ تو ظاہر ہی ہے۔ اس کے پیچھے جو حقیقت ہے وہ سارا رمضان ہے۔ اور وہ

حقیقت یہ ہے کہ تمہاری خوشیوں اور مسرّتوں کا سامان صرف اس چیز میں ہے کہ جب میں کہوں کھانا چھوڑ دو تو تم کھانا چھوڑ دو۔ اور جب میں کھانا کھانے کی اجازت دوں تو تم کھانا کھانے لگ جاؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہارے لئے ہر قسم کی خوشیاں اور مسرّتیں پیدا کر دی جائیں گی خدا کرے کہ ساری ہی مسرّتیں اللہ تعالیٰ ہمارے لئے پیدا کرتا چلا جائے۔ اپنے فضل سے نہ کہ ہماری کسی خوبی کے نتیجہ میں۔

خطبۂ ثانیہ کے بعد فرمایا:۔

اس وقت میں دُعا کراؤں گا۔ آپ اپنے لئے بھی دُعا کریں۔ اور

جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے لئے بھی دُعا کرتے رہیں

جلسہ سالانہ کے دِن برکات کے دِن ہیں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان کی برکتوں کے تسلسل میں ہی جلسہ سالانہ آ گیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور ہمارے باہر سے آنے والے بھائیوں کو بھی جلسہ سالانہ کی تمام برکات میں حصّہ دار بنائے۔

جہاں اجتماع ہوتے ہیں وہاں بیماریوں کے پھیلنے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ مثلاً نزلہ اور کھانسی کی بیماریاں ہیں۔ جلسہ سالانہ پر ہر جگہ سے لوگ آئیں گے۔ اگر کسی جگہ نزلہ اور کھانسی کی وبا ہے تو ہو سکتا ہے کہ بعض دوست وہ وبا لے کر یہاں پہنچیں اور دوسروں کی صحت کے لئے خطرہ پیدا ہو جائے۔ (اگر خدا تعالیٰ کا یہی منشاء ہو) لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم عاجز بندوں کی دُعاؤں کو محض سن کر (اور ہماری کیا دُعائیں ہیں۔ اصل میں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعائیں ہیں) اور انہیں قبول فرما کر اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں اور کرتا چلا آیا ہے کہ جلسہ سالانہ کے دنوں میں بیماری عام نہیں ہوتی۔ پس دُعائیں کرو کہ جس طرح پہلے جلسوں پر اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کا ہم نے مشاہدہ کیا تھا اس جلسہ پر بھی ہم اس کی رحمت اور فضلوں کا پھر مشاہدہ کریں۔ اور آئندہ ہر جلسہ پر بھی مشاہدہ کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور باہر سے آنے والوں کو بھی ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ رکھے۔

باہر سے آنے والے دوست

بہت سی تکالیف برداشت کرتے ہیں۔ اُن میں اکثر بیوی بچّوں کو ساتھ لے کر آتے ہیں۔ انہیں جماعت کے مرکز اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اس قدر محبّت اور پیار ہوتا ہے کہ بعض دفعہ تو انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اور بعض اوقات کا ہر شاید وہ دیکھ کر چکرا جائے کہ کیا کبھی دُنیا میں ایسا بھی ہُوا ہے کہ ماں کو اپنے بچے سے زیادہ اپنے مرکز اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس جلسہ سے پیار ہے۔ دیر کی بات ہے جن دنوں میں افسر جلسہ سالانہ ہُوا کرتا تھا۔ ایک سپیشل ٹرین آئی۔ میں بھی اس کے معائنہ کے لئے سٹیشن پہنچا ہُوا تھا۔ وہاں میں نے ایک نہایت حسین نظارہ دیکھا۔ ایک ماں کی گود میں چھوٹا سا بچہ تھا شاید وہ دو تین ماہ کی عمر کا ہو دودھ پیتا بچہ۔ وہ اس کو گود میں لے کر گاڑی میں کھڑی تھی۔ جب گاڑی سٹیشن پر کھڑی ہوئی تو ربوہ کا پیار اس سے پھوٹ پھوٹ کر باہر نکل رہا تھا۔ اسے اس وقت بچہ کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ اس کا کوئی رشتہ دار اس سے پہلے اُتر کر پلیٹ فارم پر کھڑا تھا۔ اس نے اپنا بچہ اس کی طرف یوں پھینکا جس طرح ایک مسافر اپنا گٹھڑی کو پھینکتا ہے۔ بچہ کی محبّت پر خدا اور اس کے رسُول کی محبّت غالب آئی ہوئی تھی۔

غرض باہر سے آنے والے ہر قسم کی قربانی دیتے ہیں۔

وہ ہر قسم کی محبّتوں اور تعلقوں کو قربان کر کے یہاں آتے ہیں

اللہ تعالیٰ اُن کی حقیر کوششوں کو قبول کرے۔ اور انہیں راہ کی ہر فتنہ اور ہر تکلیف اور ہر بے آرامی سے اپنی حفاظت میں رکھے۔ یہاں آتے ہوئے بھی اور واپس اپنے گھروں کو جاتے ہوئے بھی۔ وہ خیر سے انہیں یہاں لائے اور خیر سے انہیں اُن کے گھروں تک پہنچائے۔ اور انہیں اور ہمیں بھی ہمیشہ اپنی خیر ہی پہنچاتا رہے۔ یہ دعائیں کثرت سے ان دنوں میں کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ان برکتوں سے جو ان دنوں سے خاص ہیں زیادہ سے زیادہ حصہ دے۔

(الفضل ۲۲ صلح ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۲ جنوری ۱۹۶۹ء)

قسط ۲

دجّال ــ اور ــ یاجُوج ماجُوج کی حقیقت

ان کے عُروج و زوال کی تفصیل

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی. مقیم قادیان

مخبر صادق سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کے بارہ میں جو بے شمار خبریں دی ہیں۔ ان میں دجّال اور یاجوج ماجوج کے ظہور کی بھی اہم خبر شامل ہے اور ان کے فتنے سے بار بار امت کو ڈرایا ہے۔ اور اس کے فتنے سے محفوظ رہنے کے لئے بعض علاج بھی تجویز کئے ہیں۔ بادی النظر میں تو دجال اور یاجوج ماجوج کوئی علیحدہ علیحدہ وجود نظر آتے ہیں۔ لیکن قرآن مجید اور احادیث کا گہرا مطالعہ کرنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ دونوں نام ایک ہی مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے ہیں۔ اور ان دو ناموں میں ان لوگوں کی دو حیثیتیں بیان کی گئی ہیں۔ دجّال کے لفظ میں تو ان کی مذہبی حیثیت بیان کرکے اُن کی طرف سے بپا ہونے والے مذہبی فتنوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور یاجوج و ماجوج کے الفاظ سے دُنیا پر ان کے حکمران ہونے اور قسما قسم کے سیاسی فتنے بپا کرنے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

چنانچہ احادیث میں دجّال کو خطرناک فتنہ قرار دیا گیا ہے۔ اور قرآنِ مجید نے عیسائیت و نصرانیت کو ہولناک فتنہ ٹھہرایا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا.

(مریم ع ۶)

(ترجمہ) قریب ہے کہ آسمان اس بات سے پھٹ جائیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں۔ کہ انہوں نے رحمان خدا کا بیٹا تجویز کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجّال کے فتنے سے محفوظ رہنے کا علاج سورۃ کہف کی پہلی دس آیات بتائی ہیں۔

ان آیات میں یہ مذکور ہے کہ قرآن مجید اس لئے بھی نازل ہوا کہ

وینذر الذین قالوا اتخذ اللہ ولدًا. مالھم بہ من علم ولا لاٰبائھم کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبًا.

(سورۃ الکہف آیت ۵-۶)

یعنی اس قوم کو متنبہ کر دے جنہوں نے خدا کے لئے بیٹا بنایا۔ انہیں اس بارہ میں کچھ بھی تو علم نہیں ــــــ اور نہ ہی ان کے بڑوں کو اس بارہ میں علم تھا۔ یہ بہت بڑی خطرناک بات ہے جو اُن کے مونہوں سے نکل رہی ہے۔ بلکہ وہ محض جھوٹ بول رہے ہیں۔

سورۃ کہف کی ان آیات میں جو دجّال کے فتنے سے بچنے کے لئے بطور علاج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہیں، یہی درج ہے کہ قرآنی تعلیمات کے ذریعہ اس مذہب کا مقابلہ کیا جائے جو خدا کا بیٹا تجویز کرتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ خدا کے لئے بیٹا تجویز کرنے والا مذہب نصاریٰ کا ہے۔ پس اس علاج سے معلوم ہوا کہ رحمان کے لئے بیٹا تجویز کرنے والے نصاریٰ لوگ ہی دجّال ہیں۔ تمیم داری کے کشف سے بھی جو حدیث مسلم شریف میں درج ہے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں دجّال کو گرجا میں بند دیکھا گیا۔ اور آخری زمانہ میں اس کے پھیلنے کی خبر دی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث کہ آخری زمانہ میں رومیوں یعنی عیسائیوں کی اکثریت ہوگی بھی یہ بتاتی ہے کہ نصاریٰ ہی دجال ہیں۔ اور آنے والے مسیح کا کام بھی یہ بتایا گیا ہے کہ یکسر الصّلیب۔ مسیح صلیبی مذہب کا مقابلہ کرے گا۔ اور اُن کے عقائد کا ابطال کرے گا۔ یہ امر بھی بتاتا ہے۔ کہ صلیبی مذہب کے پرستار دجّال ہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں محدود تھے اور آخری زمانہ میں دُنیا میں پھیلنے والے تھے۔

حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دجّال کسی ایک شخص کا نام نہیں بلکہ دجّال ایک گروہ ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

یخرج فی اٰخر الزمان دجّال یختلون الدُّنیا بالدِّین یلبسون جلود الضّان والسنتھم احلیٰ من العسل وقلوبھم قلوب الذیاب.

(کنز العمال جلد ۷ ص ۱۷۴)

ترجمہ۔ آخری زمانہ میں دجّال نکلے گا۔ یہ ایسے لوگ ہیں جو دُنیا کو دین سے ملائیں گے۔ اور بھیڑوں کے لباس میں ظاہر ہوں گے۔ ان کی زبانیں شہد سے زیادہ شیریں ہوگی۔ لیکن ان کے دِل بھیڑیئے کے ہونگے۔

اس حدیث میں سب جمع کے صیغے استعمال کرکے بتایا ہے کہ دجّال ایک گروہ کثیر کا نام ہے جو دُنیا میں پھیلا ہوا ہوگا۔ اور انہیں کے بارے میں دوسری حدیث میں فرمایا کہ اکثرھم الرّوم یعنی اکثریت عیسائیوں کی ہوگی۔

اس حدیث میں مذہبی لحاظ سے پادریوں کی قلبی کیفیت اور ان کا نصرانیت کی اشاعت کا طریق بتایا گیا ہے۔

دجّال کے لغت میں یہ معنی بھی لکھے ہیں:-

الدجال من الدجل الرفقۃ العظیمۃ تحمل المتاع للتجارۃ۔ (لسان العرب)

دجّال دجل سے نکلا ہے۔ اور دجّال اس بڑی کمپنی کو کہتے ہیں جو تجارت کا سامان اٹھائے پھرے۔ کمپنی بھی گروہِ کثیر ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ العرض یہ جملہ توضیحات نصرانیت کے فتنے کو فتنۂ دجّال قرار دیتی ہیں۔

انہی لوگوں کو جنہیں مذہبی لحاظ سے عیسائی اور دجّال بتایا گیا ہے۔ سیاسی لحاظ سے یاجوج اور ماجوج کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔

قرآن مجید میں یاجوج اور ماجوج کے بارہ میں لکھا ہے:-

حتّٰی اذا فتحت یاجوج و ماجوج وھم من کلّ حدب ینسلون۔

(سورۃ انبیاء ع ۷)

یہاں تک کہ یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں گے۔ اور وہ تمام بلندیوں اور پستیوں کو پھلانگ جائیں گے۔

۲۔ انّ یاجوج و ماجوج مفسدون فی الارض۔

(سورۃ الکہف ع ۱۱)

یاجوج اور ماجوج زمین میں فساد مچانے والے ہیں۔ (باہمی طور پر ایک گروہ کو دوسرے سے لڑا دینا یا آپس میں لڑنا فساد کی نوعیتیں ہیں۔)

۳۔ یموج بعضھم علیٰ بعض

یعنی یاجوج اور ماجوج باہمی ایک دوسرے پر اس طرح پڑیں گے جیسے ایک فوج دوسری فوج پر۔ یعنی لمبے محاذ کھول کر ایک دوسرے پر حملے کریں گے۔ اور یہ حملے مسلسل ہوں گے

احادیث میں لکھا ہے کہ:-

انّ یاجوج و ماجوج من ولد اٰدم۔

یعنی یاجوج اور ماجوج اولادِ آدم سے ہیں۔ ایک حدیث میں ان کو یافث بن نوح کی اولاد بھی بتایا گیا ہے۔

یاجوج اور ماجوج اولادِ آدم ہیں اور ان کو یہ نام اس لئے دیا گیا ہے کہ لغت میں اس کے معنی لکھے ہیں اججت النار ای تلھب۔ آگ کا بھڑکنا۔ اور مجّ کے معنی لکھے ہیں پانی کا ڈالنا۔ ان معنوں کی رُو سے یاجوج اور ماجوج سے وہ قومیں مراد ہوں گی جو آگ اور پانی سے کام لینے والی ہوں گی۔ یا شعلہ رو قومیں جن کے چہروں پر آگ کی سی دمک پانی کی طرح بہتی نظر آئے گی۔ بائیبل میں لکھا ہے

(۱) "اے آدم زاد تو جوج کے خلاف نبوت کر اور کہہ خداوند یوں فرماتا ہے دیکھ اے جوج۔ روس اور مسک اور توبال کے فرمانروا میں تیرا مخالف ہُوں۔" (حزقی ایل ۳۹/۱)

(۲) "اور میں ماجوج پر اور اُن پر جو جزیروں میں بے پروائی سے حکومت کرتے ہیں ایک آگ بھیجوں گا۔ اور وہ جانیں گے کہ میں خداوند ہوں۔"

(حزقی ایل ۳۹/۶)

اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ یاجوج اور ماجوج سے مراد یورپ و امریکہ کی بلند اقبال قومیں ہیں۔ جو بلندی اور پستی پر قابض ہیں۔ یعنی روس۔ انگریز اور امریکہ۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے احادیث میں ایک طرف دجّال کو دُنیا میں چھا جانے والا بتایا۔ اور دوسری طرف یاجوج و ماجوج کا بھی دنیا میں تسلّط بتایا۔ اور تیسری جگہ غالب اکثریت رومیوں یعنی عیسائیوں کی بتائی۔ اب یہ تینوں علیحدہ علیحدہ وجود نہیں بلکہ یہ ان قوموں کے مختلف نام مختلف کاموں حالات اور اطوار کی بناء پر ہیں۔ اور جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے لفظ دجّال میں ان قوموں اور لوگوں کی مذہبی حیثیت بیان کی گئی ہے اور یاجوج و ماجوج کے الفاظ میں ان کی سیاسی حیثیت بیان کی گئی۔

چنانچہ احادیث میں یاجوج و ماجوج کی مندرجہ ذیل علامات لکھی ہیں:۔

(۱)۔ یاجوج اور ماجوج کے لمبے کان ہوں گے۔ یعنی ان کے پاس وسیع آلاتِ شنوائی ہونگے۔ جیسے ٹیلیفون، وائرلیس وغیرہ۔

(۲)۔ ان کا اوڑھنا اور بچھونا کان ہوں گے۔ یعنی ان قوموں کے کاروبار کا زیادہ تر تعلق ان آلاتِ شنوائی سے ہوگا۔ اوڑھنے بچھونے سے بستر۔ توشک اور لحاف مراد لینا خلافِ عقل بات ہے بلکہ یہ محاورہ ہے کہ ان قوموں کا بہت سا سہارا آلاتِ شنوائی سے ہوگا۔ چنانچہ ان قوموں نے ابتداءً جن آلاتِ شنوائی سے کام لیا آج ان کی ضرورت اتنی بڑھ چکی ہے کہ ان کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔ مثلاً آج کے زمانہ میں اگر ٹیلیفون کٹ جائے تو سینکڑوں کام رُک جاتے ہیں۔

(۳)۔ ایک علامت ان کی یہ لکھی ہے کہ یاجوج و ماجوج سمندر کا سارا پانی پی جائینگے علمِ تعبیر میں "بحر" کی تعبیر ملک قوی ہے (تعطیر الانام) یعنی یاجوج و ماجوج کا سمندر پر قبضہ اور حکومت ہوگی۔

(۴) فیرسل علیھم طیرا کاعناق البُخت فتحملھم (مسلم شریف) بختی اونٹ کی طرح تیز چلنے والی سواریاں خدا ان کو دے گا۔ وہ سواریاں ان کو اٹھائے ہوئے ہوں گی۔ لفظ طیرؔ میں اڑنے والی سواریوں کی طرف اشارہ ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ قومیں ان سب سواریوں میں بیٹھ کر فضاء میں پرواز کرنے والی ہونگی۔

(۵) ویقولون لقد قتلنا من فی الارض فلنقتل من فی السماء فیرمون بنشابھم الی السماء فیرد اللہ علیھم نشابھم مخضوبۃ دما فیرسل اللہ علیھم النغف فی ارقابھم فیصبحون صرعیٰ۔

ترجمہ: اور یہ کہیں گے کہ ہم نے زمین پر کافی تباہی مچادی ہے۔ اور زمین پر بسنے والوں کو قتل کیا ہے۔ آؤ اب اوپر بلندی والوں کو دیکھیں تب وہ اپنے تیر آسمان کو پھینکیں گے۔

ان تیروں سے مراد وہ راکٹ ہیں جو یاجوج و ماجوج آسمان کی طرف بھیج رہے ہیں۔ اسی طرح ان تیروں سے مراد وہ راکٹ اور سپوتنک بھی ہیں جن میں آدمی بیٹھ کر بلند فضاؤں میں جاتے ہیں۔ گویا ان راکٹوں کے اوپر پھینکنے پر یاجوج و ماجوج یہ سمجھیں گے کہ اب ہم آسمان والوں پر بھی غالب آگئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان حالات میں ان پر آسمانی ہلاکت نازل کرے گا اور وہ مُردہ ہوجائیں گے۔ قرآن شریف میں اس امر کا ذکر سورہ رحمٰن میں بھی ہے۔ اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ فضائے آسمان میں راکٹ بھیجنے پر یہ باہم کسی جنگ میں برسرِ پیکار ہوجائیں گے۔ اور اس جنگ میں آگ اور بموں کے ذریعہ سے ان پر تباہی آئے گی۔

یہ جملہ علامات برطانیہ۔ امریکہ اور روس کی حکومتوں پر چسپاں ہوتی ہیں جو اس وقت سیاسیات میں ممتاز سمجھی جاتی ہیں۔ اور جن کا تمام دُنیا پر رُعب اور دبدبہ ہے۔

چنانچہ بعض علماء بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ یاجوج اور ماجوج سے مراد روس اور انگریز ہیں۔ چنانچہ حکمتِ بالغہ میں لکھا ہے:۔

"۱۔ کتب قدیمہ اور صحف انبیاء میں روس والوں کو یاجوج کہا گیا ہے۔

۲۔ نسل ماجوج سے کچھ لوگ زمانہ آبادی یاجوج میں ملک ستیا سے یورپ کی طرف گئے اور ستیہ زبردست یاجوج کے ساتھ مل کر تاتار وغیرہ میں فساد پھیلاتے رہے

۳۔ یافث بن نوح کا دوسرا بیٹا ماغوغ جس کو یونان والے ماگوگ اور عربی میں ماجوج کہتے ہیں...... علامہ ابن خلدون مورخ نے طارق اموی کے حریف اسپینی شاہ اسپین اور اس کی قوم کو بھی نسل ماجوج لکھا ہے۔

(حکمت بالغہ مؤلفہ مولانا ابوالجمال عباسی چریاکوٹی مطبوعہ دائرۃ المعارف نظامیہ حیدرآباد دکن صـ۵۸۵ و صـ۵۸۶)

یاجوج و ماجوج کے دو ادوار

کتب قدیمہ اور صحف انبیاء پر نظر ڈالنے سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ یاجوج اور ماجوج کے دو دور ہوں گے۔

۱۔ جب وہ ملکی حدود میں بند ہوں گے

۲۔ جب وہ چاروں طرف پھیل جائیں گے۔ اور فساد پیدا کریں گے۔

یاجوج اور ماجوج کا اصل کام فساد برپا کرنا ہی ہے۔ مگر دورِ اوّل میں ذوالقرنین نے ان کو ان کی سرحدوں میں محبوس کئے رکھا۔ اور اردگرد فساد پھیلانے سے روک دیا۔ قرآن مجید نے سورہ کہف میں اس کا ذکر کیا ہے۔

بائیبل سے معلوم ہوتا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم بعثت کے بعد پورے ایک ہزار سال تک یاجوج و ماجوج جو آئندہ شیطان کا مظہر بن کر دجّال قرار پانے والے تھے بند رہیں گے۔ گویا یہ ان کے بند رہنے کا دَور ہے۔ جو دورِ اوّل ہے۔

اور بائیبل میں یہ بھی ذکر ہے کہ ایک ہزار سال بعد انہیں چھوڑا جائیگا۔ اور وہ دنیا کے کونے کونے میں پھیل جائیں گے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مکاشفہ یوحنا میں یُوں ہے:۔

"پھر میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے۔ اس پر ایک سوار ہے۔ جو سچا اور برحق ہے..... بادشاہوں کا بادشاہ خداوندوں کا خدا"۔ (مکاشفہ $\frac{19}{11 \text{ تا } 16}$)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا نتیجہ یہ ہُوا کہ شیطان اپنی قوتوں کے ساتھ جکڑا گیا۔ اور ہزار برس کے لئے اس کو باندھ دیا گیا۔ اسی مکاشفہ میں آگے لکھا ہے،

"اور جب ہزار برس پُورے ہوجائیں گے۔ تو شیطان قید سے چھوڑ دیا جائیگا۔ اور ان قوموں کو جو زمین کے چاروں طرف ہوں گی یعنی یاجوج و ماجوج کو گمراہ کرکے لڑائی کے لئے جمع کرنے کو نکلے گا۔ ان کا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہوگا۔ اور وہ تمام زمین پر پھیل جائیں گے۔ اور مقدسوں کی لشکرگاہ اور عزیز شہر کو چاروں طرف سے گھیر لیں گی۔ اور آسمان پر سے آگ نازل ہوکر اُن کو کھا جائے گی"۔ (مکاشفہ $\frac{20}{7 \text{ تا } 11}$)

(باقی آئندہ)

تقریبِ رُخصتانہ اور اظہارِ تشکر

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

حیدرآباد ۔ ۴؍اخاء (اکتوبر)۔ احمدیہ جوبلی ہال میں عزیزہ صدیقہ سلمہا اللہ کی تقریبِ رخصتانہ عزیز ڈاکٹر محمد حسین صاحب ساجد آف امریکہ سے انجام پائی۔ ۱۶؍اپریل ۷۳ء کو قادیان میں سیرت النبی صلعم کے جلسہ کے موقعہ پر صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی مذکورہ نکاح کا اعلان فرما چکے ہیں۔ احمدیہ جوبلی ہال میں رمضان المبارک کے ایام میں بعد نمازِ عصر خاکسار قرآن مجید کا درس دے رہا ہے۔ درس القرآن کے بعد تقریب منعقد ہوئی۔ محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے ڈاکٹر صاحب کی گل پوشی فرمائی۔ تلاوتِ قرآن کریم محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب پی ایچ ڈی نے کی۔ خاکسار کی بچی عزیزہ بشریٰ پروین سلمہا نے خوش الحانی سے ایک دعائیہ نظم پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار نے بتایا کہ عزیزہ صدیقہ موصوفہ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی اور محترم سیٹھ علی محمد صاحب کی صاحبزادی ہیں۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحبؓ نے کچھ اس انداز سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ٹھوس خدمات کی ہیں کہ تاریخ احمدیت میں آپ کا نام بہت نمایاں ہے۔ حضرت سیٹھ صاحبؓ کی اولاد اور نسل کو بھی اللہ تعالیٰ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ والہانہ اور امتیازی اخلاص بخشا ہے۔ دوسری جانب عزیز ڈاکٹر صاحب موصوف امریکہ میں رہنے کے باوجود سلسلہ کے مخلص فرد ہیں۔ بعدہٗ اجتماعی دُعا ہوئی۔ حاضرین کی تواضع کے لئے محترم سیٹھ علی محمد صاحب کی جانب سے افطار کا انتظام کیا گیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

بوجہ قلتِ وقت جملہ احباب جماعت حیدرآباد و سکندرآباد کو اطلاع نہ ہوسکی جس کے لئے محترم سیٹھ علی محمد صاحب معذرت خواہ ہیں۔ اس کے باوجود سینکڑوں مرد و زن نے تقریب میں شرکت فرمائی۔ سیٹھ صاحب کے بعض غیر احمدی رشتہ داروں نے بھی شرکت فرمائی۔

اس شادی خانہ آبادی کے موقعہ پر مندرجہ ذیل مدات میں چندہ ادا کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے:۔

منجانب ڈاکٹر ساجد صاحب	شکرانہ فنڈ	۱۰۰ ـــــ ۰۰
" " "	اعانتِ بدر	۱۰ ـــــ ۰۰
منجانب سیٹھ علی محمد صاحب	شکرانہ فنڈ	۲۵ ـــــ ۰۰
" " "	اعانتِ بدر	۱۰ ـــــ ۰۰
	میزان	۱۴۵ ـــــ ۰۰

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و بزرگانِ سلسلہ و احبابِ کرام سے اِس رشتہ کے روحانی اور جسمانی اعتبار سے بہت بابرکت ہونے کے لئے عاجزانہ درخواستِ دُعا ہے۔

مولوی سیّد امان اللہ صاحب فاضل دیو بند کا قبول احمدیّت

اور

جماعت احمدیّہ بھدرک و سورو کے ایمان افروز واقعات

از مکرم مولوی سیّد غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم بھدرک

خاکسار نے جماعت احمدیہ بھدرک اور جماعت احمدیہ سورو کے باہمی مشورہ سے ہر دو مقامات پر ہفتہ میں ایک بار تبلیغی جلسہ کا انتظام کیا۔ پروگرام کے مطابق جلسے ہوتے رہے۔ دور تک آواز پہنچانے کے لئے آلہ مکبر الصوت کا بھی انتظام تھا۔ ہمارے مدمقابل غیر احمدیوں نے اپنے مولویوں کو بُلا کر جلسے کئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان مبارک پر بے بنیاد الزام لگا کر فحش گالیاں دی گئیں۔ خاکسار نے ان الزامات کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم کی سورۃ یٰسین میں خدا تعالےٰ نے بڑی ہی حسرت کے ساتھ اس بات کا اظہار فرمایا ہے کہ جب ہماری طرف سے کوئی رسول آیا اس کو ہنسی ٹھٹھے کا نشانہ بنایا گیا۔ اس لئے ضروری تھا کہ مخالفین احمدیت اس طریق کو اپناتے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ثبوت دیتے بہرحال سورو کے غیر احمدیوں کی مخالفت اور گالیوں نے ہمارے لئے کھاد کا کام دیا۔ سورو کے سنجیدہ طبقہ غیر احمدیوں کو تحقیقِ حق کی فکر ہوئی۔ چنانچہ مکرم مولوی سیّد امان اللہ صاحب فاضلِ دیوبند اور مکرم خطیب اللہ صاحب ٹیلر ماسٹر نے باقاعدہ طور پر خاکسار اور دیگر احمدی احباب کے ساتھ تبادلہ خیالات کا سلسلہ جاری کر دیا۔ اور مولوی صاحب موصوف طبعاً غیر احمدیوں کے کردار و حرکات سے سخت بیزار تھے۔ مکرم خطیب اللہ صاحب اور دیگر چند تعلیم یافتہ احباب مولوی صاحب کے ہم خیال تھے۔ غیر احمدیوں کے ایک جلسے میں مولوی حبیب الرحمٰن صاحب دھام نگری نے محمدی بیگم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی پر اعتراض کرتے ہوئے آپ کی شان میں گستاخانہ الفاظ استعمال کئے۔ جن کو سن کر مکرم خطیب اللہ صاحب نے مجھ سے پیشگوئی محمدی بیگم کے متعلق دریافت کیا۔ خاکسار نے پیش گوئی محمدی بیگم اس کا پس منظر تفصیل سے بیان کیا اور کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتایا تھا کہ یموت و یبقیٰ منہ کلاب متعددۃ یعنی ایک ہی مرد مریگا۔ اور باقی کتے بھونکتے رہیں گے۔

محمدی بیگم کے والد مرزا احمد بیگ صاحب ہلاک ہوگئے اور باقی افرادِ خاندان ڈر کر اصلاح کی طرف متوجہ ہوگئے۔ جس کا ناقابلِ تردید ثبوت یہ ہے کہ اکثر نے احمدیت قبول کرلی۔ مگر مخالف لوگ ابھی تک غلط فہمیاں پھیلاتے جارہے ہیں۔ اس سے مکرم خطیب اللہ صاحب بہت متاثر ہوئے۔ اور غیر احمدی مولویوں کی جھوٹی باتوں پر بہت سخت افسوس ظاہر کیا۔ مولوی امان اللہ صاحب فاضلِ دیوبند اور مکرم خطیب اللہ صاحب ٹیلر ماسٹر نے تحقیقِ احمدیت کے ساتھ ہماری تحریک پر دعائیں بھی کرتے رہے۔ ان دونوں احباب کا میرے ساتھ اور احباب جماعت سورو کے ساتھ تبادلہ خیالات کرنا سورو کے غیر احمدیوں کو شاق گزرا اور وہ مختلف منصوبے بنانے لگے۔

مولوی سیّد امان اللہ صاحب کو اجرائے نبوت کے متعلق شرح صدر نہ ہوئی۔ انہوں نے بارہویں صدی کے مجدّد حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلوی کی کتاب "تفہیمات الٰہیہ" کا بھی مطالعہ کیا۔ مگر تسلّی نہ ہوئی۔ ایک رات انہوں نے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کو خواب میں دیکھا۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے ختم نبوّت کی حقیقت خواب میں سمجھا دی۔

میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ ہمارے ہفتہ وار جلسوں میں تشریف لایا کریں۔ ہم آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیّبہ پر تقریر کے لئے موقع دیں گے۔ اس میں آپ کو کوئی عذر ہو تو الگ بات ہے۔ کہنے لگے مجھے کوئی عذر نہیں۔ میں انشاء اللہ آیندہ آپ کے جلسوں میں آیا کروں گا۔ اس کے بعد خاکسار بھدرک آگیا۔

۱۵ ر جون کو خاکسار نے پھر سورو جانے کا پروگرام بنایا تاکہ جمعہ کی نماز پڑھا کر اس ہفتہ کے تبلیغی جلسہ میں شریک ہوسکوں۔ اس کی اطلاع تین چار روز قبل جماعت احمدیہ سورو کو دے دی۔ سورو کے احمدی دوستوں نے مولوی امان اللہ صاحب فاضل دیوبند کو بھی بتا دیا کہ خاکسار ۱۵ ر جون کو سورو آرہا ہے اس دن تبلیغی جلسہ بھی ہوگا۔ چنانچہ جب میں مقررہ پروگرام کے مطابق سورو پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مولوی سیّد امان اللہ صاحب فاضل دیوبند مسجد احمدیہ میں نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ میں نے سمجھا کہ شاید مولوی صاحب نمازِ جمعہ ادا کرنے کے بعد ہمارے تبلیغی جلسہ میں تقریر فرمائیں گے۔ اور اسی نیّت سے آگئے ہیں۔ ہمارے احمدی احباب بھی سوچ میں پڑ گئے کہ مولوی صاحب کا آنا کیسے ہوا۔ خطبہ جمعہ خاکسار نے پڑھایا۔ جمعہ کے بعد مولوی امان اللہ صاحب فاضل نے مجھ سے کہا کہ بیعت فارم دیں۔ میں نے دے دیا۔ اور مولوی صاحب نے اسے پڑھ کر پُر کر دیا۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ خاکسار نے مولوی صاحب سے پوچھا کہ آج آپ کو احمدیہ مسجد میں آنے کی تحریک کیسے ہوئی؟ اور پھر بیعت کرنے کے متعلق بھی مولوی سیّد امان اللہ صاحب فاضل دیوبند نے فرمایا کہ کئی روز قبل میں نے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کو خواب میں دیکھا تھا انہوں نے بذریعہ خواب مجھے ختم نبوّت کی حقیقت سمجھا دی تھی۔ اور پھر آج کی رات میں نے **حضرت سیّد الانبیاء سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی کو خواب میں دیکھا** کہ آپ تشریف فرما ہیں۔ اور مجھے ہدایت فرماتے ہیں کہ مسجد احمدیہ کو جاؤ۔ جمعہ کی نماز ادا کرو اور بیعت کرو۔ سو اس ہدایت کے مطابق میں ایک لمحہ تاخیر کئے بغیر جمعہ کی نماز کے لئے مسجد احمدیہ کو آگیا۔ اور بیعت کرلی۔ خاکسار کی استقامت کے لئے جملہ احباب جماعت دعا فرمائیں۔

مولوی صاحب کے قبولِ احمدیت پر سورو ٹاؤن کے غیر احمدیوں میں شور مچ گیا۔ اور انہوں نے بہت حیرت اور تعجب کیا کہ دیوبند کا سند یافتہ مولوی فاضل جنہیں تعلیم یافتہ طبقہ میں دوسرے غیر احمدی مولویوں سے اچھا سمجھا جا رہا تھا احمدی ہوگیا۔ اس کے بعد خطیب اللہ صاحب ٹیلر ماسٹر نے بھی احمدیت کی طرف قدم بڑھانا شروع کیا تو سورو کے غیر احمدیوں کو فکر لاحق ہوئی یک نہ شد دو شد۔ چنانچہ انہوں نے خطیب اللہ صاحب سے کہا کہ آپ احمدیت قبول کرنے میں جلدی نہ کریں۔ ہم اپنے عالموں کو بلاتے ہیں۔ اُن سے سمجھو، تحقیق کرو۔ خطیب اللہ صاحب نے اس کو غنیمت سمجھا اور یہ شرط رکھی کہ احمدی مولوی اور ہمارے مولوی دونوں کی موجودگی میں مجھے جن باتوں میں شک ہے سوالات کروں گا۔ جواب دیتے وقت مولوی صاحبان مجھ سے مخاطب ہوں گے۔ دوسرے کسی کو بولنے کی اجازت نہ ہوگی۔ یہ مجلس میرے گھر میں ہوگی حفظ امن کی ذمہ داری بھی میرے پر ہوگی۔ چنانچہ غیر احمدیوں نے بڑے اہتمام کے ساتھ اس کی تیاری شروع کر دی۔ دھام نگر سے مولوی حبیب الرحمٰن صاحب جو اس علاقہ کے غیر احمدیوں کے بڑے مولینا اعلیٰ حضرت اور پیر کہلاتے ہیں اپنے ساتھ چند اور مولویوں کو لے کر اور بھدرک سے مولوی عبد القدوس صاحب مع چند مولویوں اور رؤسا و اُمراء کے بذریعہ ٹیکسی اور ٹرک یکم جولائی کو قاضی محلّہ سورو پہونچ گئے۔ سورو بازار سے گزرتے وقت بھدرک کے ایک نوجوان نے مکرم مولوی سیّد امان اللہ صاحب فاضل دیوبند نو مبائع کے ہاتھ کو پکڑ لیا تاکہ ان کو نقصان پہونچائے مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہوسکا۔ یہ وہی نوجوان ہے جس نے شیخ تبارک محمد صاحب سب پوسٹ ماسٹر پرانا بازار بھدرک کے احمدی ہو جانے پر پیچھے سے خاکسار پر پتھراؤ کیا تھا۔ اس میں بھی وہ ناکام رہا تھا۔ خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے بچا لیا۔ بہرحال یکم جولائی کی رات ساڑھے نو بجے مکرم خطیب اللہ صاحب کے مکان پر گفتگو کا آغاز ہوا۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب دھام نگری مباہلہ سورو کی طرح اس مجلس میں شریک نہیں ہوئے۔ اور اپنا قائم مقام جس طرح مباہلہ سورو کے موقع پر مولوی عبد القدوس صاحب کو مقرر کیا۔ یہاں پر بھی انہیں کو مقرر کر دیا۔ ایک چھوٹے سے کمرے میں خاکسار تنہا اور خطیب اللہ ان کے بالمقابل مولوی عبد القدوس صاحب، مولوی برکت اللہ صاحب فاضل، مولوی عبد القیوم صاحب بی۔اے۔ دو حافظ صاحب اور چند غیر احمدی تھے۔ کمرے کے چاروں طرف عوام کا ہجوم تھا خطیب اللہ صاحب نے اجرائے نبوت کے موضوع پر قرآن کریم کی سورۃ اعراف رکوع ۴ کی آیت پیش کی۔ خاکسار نے اس کی تشریح کر دی۔ مولوی عبد القدوس صاحب اور ان کے معاونین کو اس کا کوئی جواب نہ سوجھا۔

(باقی آیندہ قسط میں)

قبلہ والد صاحب مرحوم کی یادیں

میرے والد مولوی سید صمصام الدین صاحب مرحوم سابق مبلغ سلسلہ احمدیہ کی وفات مورخہ ۵ر اخاء ۱۳۴۷ ہش مطابق ۵ر اکتوبر ۱۹۶۸ء کو ہوئی۔ والد صاحب مرحوم کے ابتدائی حالات خود آپ ہی کی تحریر سے اس طرح معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں "جب کہ ابھی نو آموزی کا زمانہ تھا۔ دل میں اچانک ایک خود بخود تحریک پیدا ہوئی کہ قادیان ہی جاکر دینی تعلیم حاصل کروں۔ چنانچہ سب سے پہلے اس کا ذکر اپنی والدہ مرحومہ کے کان میں کیا۔ لیکن انہوں نے یہ کہہ کر کہ تم ابھی بچے ہو۔ تم کو اس قدر دُور دراز علاقہ میں کس طرح بھجوایا جائے۔ کچھ دن تک ٹال دیا۔ لیکن خاکسار کے دل میں بار بار ایک خلش پیدا ہوتی رہی۔ کہ کس طرح جلد اپنے مقصد میں کامیاب ہوں۔ ایک دن چھٹیوں کے ایام میں میں شہر سے گھر آکر والدہ صاحبہ مرحومہ سے بہت اصرار کرنے لگا۔ اور یہ بھی بھولے پن سے زبان سے نکل گیا کہ اگر مجھے قادیان نہ بھجوایا گیا تو میں ضرور وہاں بھاگتے ہوئے پہنچ جاؤں گا۔ میری یہ حماقت کی بات جب حضرت والد صاحب کے کان میں پڑی تو وہ چونک پڑے۔ اور میرے ان خیالات کو قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ اور والد صاحب مرحوم نے مجھے دارالامان ساتھ لے کر جانے کی تیاری شروع کر دی۔"

(بدر ۲۰ر مئی ۱۹۵۷ء)

یہ واقعہ ۱۹۱۵ء کے اوائل کا ہے جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا "جب ماہِ اپریل میں خاکسار کو والد صاحب مرحوم ساتھ لے کر دارالامان پہنچے تو مہمان خانہ میں ٹھہرنے کے بعد جو جو واقعات پیش آئے انہیں طوالت کی خاطر یہاں درج نہیں کرتا۔ حضرت فضل عمر امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جو اس وقت اکثر اوقات مسجد مبارک میں ہی تشریف رکھتے تھے کی شرف ملاقات ہم دونوں باپ بیٹے کی ہوئی۔ حضور نے حضرت والد صاحب سے خیر و عافیت دریافت کی اور بڑی دیر تک بات چیت کرتے رہے۔ اس کے بعد والد صاحب کی درخواست پر حضور نے خاکسار کو مدرسہ میں داخلہ کے لئے ہیڈ ماسٹر صاحب کی خدمت میں اپنی قلم مبارک سے تحریر فرما دیا۔ اس پر خاکسار کا فوراً داخلہ ہوگیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔" (ایضاً)

مجھے اپنے والد مرحوم کی صحبت میں رہنے کا بہت کم موقعہ ملا۔ کیوں کہ آپ اکثر خدمتِ دین کے لئے گھر سے باہر مقرر ہوتے تھے۔

جہاں تک معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے آپ بچپن سے والدین کی فرمانبرداری اور خدمت میں بہت چوکس رہتے تھے۔ بچپن سے پنجوقتہ باجماعت نماز کے پابند تھے۔ بعد میں (جوانی سے) نمازِ تہجد کے بھی پابند ہوگئے۔ لازمی چندہ جات کے علاوہ سلسلہ کے دیگر مختلف چندوں میں اپنی غربت کے باوجود حصہ لیتے۔ چنانچہ "تحریکِ جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین" میں شریک تھے۔ اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی طرف سے سرٹیفیکیٹ ہر مجاہد تحریکِ جدید کو بھیجا گیا۔ وہ ۲۲ر نبوت ۱۳۲۳ ہش کا اس طرح ہے:-

حبی فی اللہ سید صمصام الدین احمد صاحب سونگھڑ دی۔ حال کرڑاپلی۔ تگریا۔ اڑیسہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مجھے معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ نے تحریکِ جدید کے دورِ اول کے پہلے دس سال کا چندہ بہ تمام و کمال ادا کر دیا ہے۔ جس کی تفصیل دفتر کے ریکارڈ کی رو سے مندرجہ ذیل ہے۔ سالِ اول ۵ روپے۔ سالِ دوم ۵-۱-۰۔ سالِ سوم ۵-۲-۰۔ سالِ چہارم ۵-۳-۰۔ سالِ پنجم ۵-۴-۰۔ سالِ ششم ۵-۵-۰۔ سالِ ہفتم ۵-۶-۰۔ سالِ ہشتم ۵-۸-۰۔ سالِ نہم ۸-۸-۰۔ سالِ دہم ۱۰/- روپے۔ اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو جزائے خیر دے۔ اور آپ نے تبلیغِ اسلام کی مستقل بنیاد رکھنے میں جو قربانی کی ہے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور اسلام اور احمدیت کے لئے جن اہم قربانیوں کی آئندہ ضرورت پیش آئے اللہ تعالیٰ ان میں بھی بڑھ بڑھ کر حصہ لینے کی آپ کو توفیق بخشے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ آپ کے اور آپ کی نسل کے ساتھ رہے۔ آمین والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

ہر سرٹیفیکیٹ
فنانشل سکریٹری

آپ کو دینی تعلیم کی تدریس میں خاص مہارت حاصل تھی۔ چنانچہ کرڑاپلی پرکال وغیرہ جماعتوں کے اکثر افراد نے آپ ہی سے دینی تعلیم حاصل کی ہے۔ جماعتِ احمدیہ کرڑاپلی کی مسجد بھی آپ ہی کی کوششوں سے تعمیر ہوئی۔ آپ کا ایک جوان لڑکا بعمر ۲۵ سال (۱۹۵۳ء) میں گذر گیا اس پر آپ نے صبر کا بہتر نمونہ دکھایا۔ خلیفۂ وقت کے علاوہ دیگر بزرگانِ دین سے بہت خط و کتابت و تعلق رکھتے تھے۔ آپ بہت کم گو تھے۔ دینی کتب کا مطالعہ برابر کرتے رہتے۔ اور جماعتِ احمدیہ کے اکثر رسالے بھی منگوا کر مطالعہ کرتے۔ اور مجھے تاکید کرتے تھے کہ میں بھی دینی کتب کے علاوہ اخبار و رسائل کا مطالعہ کروں۔ چنانچہ اب بفضلہ میری Habit ہی یہی ہو چکی ہے۔

آپ کی سیرت سے جس بات نے مجھے بہت زیادہ متاثر کیا وہ یہ تھی کہ آپ ہمیشہ **ھم عن اللغو معرضون** کو پیشِ نظر رکھتے۔ چنانچہ لوگ قلم میں روشنائی ڈال کر یا قلم مرمت کرنے کے بعد امتحان کی خاطر کاغذ پر کچھ لکیریں کھینچتے یا مہمل الفاظ لکھتے ہیں۔ لیکن والد صاحب مرحوم کی عادت اس سے بالکل مختلف پائی گئی۔ جب بھی آپ قلم کو اس غرض سے دیکھنے لگتے تو سوائے بسم اللہ، بسم اللہ، سبحان اللہ وغیرہ کے اور کوئی دوسرے الفاظ رقم نہیں فرمایا کرتے تھے۔ گویا ایسے مواقع پر بھی بے معنی تحریر سے پرہیز کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے نام اور دعائیہ کلمات تحریر فرماتے۔ وفات کے چند منٹ قبل ہم پسماندگان کو سامنے کھڑا کر کے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"جاؤ تمہیں خدا کو سونپا۔"

بسترِ مرگ پر داہنے ہاتھ کو اپنی پیشانی کی طرف اٹھا کر سلام کا اشارہ کیا۔ وبس۔ دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف سفر شروع ہوگیا۔ ادھر سورہ یٰسین پڑھی جاتی رہی تھی کہ ہمیں انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کا وقت آگیا۔

آپ موصی تھے اور حصۂ وصیت کا بقیہ روپیہ جلد ادا کرنے کی ہدایت کی تھی جو بفضلہ ادا ہو گیا ہے۔ اور مزید یہ نصیحت کی تھی کہ "میں اپنے والد مرحوم کی وفات کے بعد صدقہ جاریہ کے طور پر کسی بھی قربانی کو اپنے والدِ مرحوم کو ثواب پہنچانے کی نیت سے دیا کرتا تھا۔ اسی طرح تمہیں بھی نصیحت کرتا ہوں کہ تم بھی چاہے رقم کتنی ہی کم ہو۔ اگر والدِ مرحوم کو ثواب پہنچانے کی نیت سے کروگے تو وہ مجھے فائدہ پہنچائے گی اور میری روح تڑپ کر تمہارے لئے دعا کرے گی۔"

اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے اور بیش از بیش خدماتِ دینیہ بجالانے کی توفیق بخشے۔

خاکسار: سید رشید احمد عفی عنہ
صدر جماعت احمدیہ بوتانگیر۔ ابن سید صمصام الدین صاحب مرحوم سابق مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ اوّل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور عید مبارک تحریر فرما کر دعا کی درخواست کی ہے۔ الحمد للہ آپ کی طبیعت اچھی ہے۔ احباب محترم صاحبزادہ صاحب کی صحت و سلامتی اور بخیریت واپسی کے لئے دعا کرتے رہیں۔

★--- قادیان میں سیدہ محترمہ بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب مع بچگان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

★--- حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

اخبار قادیان

قادیان ۲۳ر اخاء (اکتوبر) مقامی طور پر جملہ درویشان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ البتہ مکرم حافظ الٰہ دین صاحب، مکرم محمد عزیز صاحب گجراتی، مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر کی اہلیہ بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو شفا بخشے۔

مورخہ ۱۲ر اکتوبر کو مکرم باوا کلدیپ سنگھ صاحب بیدی ایڈووکیٹ بٹالہ نے جو حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں حسبِ سابق اپنے والد صاحب کی برسی کی تقریب پر قادیان سے بعض دوستوں کو ڈیرہ بابا نانک میں مدعو کیا۔ چنانچہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب کی سرکردگی میں دس افراد پر مشتمل ایک قافلہ ڈیرہ بابا نانک گیا۔ اس میں مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی مدرس مدرسہ احمدیہ مع مدرسہ احمدیہ کے چند طلباء کے شریک ہوئے۔ مکرم بیدی صاحب نے جانے والوں کو چولہ بابا نانک رح کی زیارت بھی کرائی۔ اور ایک دوسرے گوردوارے میں رکھے گرنتھ صاحب کا ایک بہت ہی پرانا نسخہ بھی دکھایا۔ طلباء نے جماعت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا۔

رمضان المبارک

رمضان المبارک کے سلسلہ میں تمام پروگرام بدستور چل رہا ہے۔ مسجد اقصےٰ میں نمازِ تراویح ۱۷ دیں روزے سے عزیز مظہر احمد طاہر ابن مکرم محمد احمد صاحب نسیم متعلم حافظ کلاس پڑھا رہے ہیں۔ اور ۲۴ دیں روزے سے مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے قرآن کریم کا درس دینا شروع کیا۔ رمضان کے آخری عشرہ میں سنتِ نبوی کی رُو سے اتباع میں ہر دو مرکزی مساجد مسجد مبارک و مسجد اقصےٰ میں کل ۲۷ حضرات کو اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جن میں پانچ مقامی خواتین ہیں اور ایک دوست باہر کے اس عبادت میں حصہ لے ... کے اعتکاف کو قبول فرمائے۔ (مفصل خبر دوسری جگہ ملاحظہ ہو۔

وصیتیں

نوٹ: — وصایا منظوری سے قبل اخبار میں اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی وصیت کے متعلق کسی شخص کو کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر وہ اس کے متعلق دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو مطلع کریں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۹۰۶ — میں امۃ النصیر بنت عبد الرشید صاحب نیاز قوم بھٹہ پیشہ طالب علم۔ عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۵-۱۹۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں طالب علم ہوں۔ اس وقت میرا کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے۔ جب بھی کوئی جائداد پیدا ہوگی یا آمدنی کا ذریعہ پیدا ہوگا تو اس کا مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو اطلاع دیدوں گی۔ میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو بھی جائداد یا آمدن ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ امۃ النصیر نیاز ۲۳-۵-۱۹۷۵

گواہ شد: عبد الرشید نیاز والد موصیہ۔ گواہ شد: بشیر احمد خان ولد خان میر افغان ۱۹ ۵/۲۳

وصیت نمبر ۱۳۹۰۷ — میں النصر بیگم قریشی بیوہ او۔ ایس۔ عبد الرحیم مرحوم قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۶ء ساکن مدراس ڈاک خانہ جی ٹی مدراس ضلع مدراس صوبہ مدراس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ زیور نہیں ہے۔ خاوند فوت ہو چکے ہیں۔ اس لئے مہر بھی ختم ہو چکا ہوا ہے۔ اس وقت میں پرائیویٹ ٹیوشن کے طور پر -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد پیدا کرتی ہوں۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ حصہ آمد باقاعدگی سے ادا کرتی رہوں گی اگر میری آمدن میں اضافہ ہوا یا کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ پیدا ہوئی تو اس کی بھی سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ کو اطلاع دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور بوقت وفات جو جائداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو، اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ النصر بیگم قریشی ۶/۲۳

گواہ شد: محمد عمر علی مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد: برکت علی انعام درویش قادیان۔

وصیت نمبر ۱۳۹۰۸ — میں مختار احمد ولد غلام حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ جب بھی کوئی جائداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دے دوں گا۔ اس وقت میں -/۷۵ روپے ماہوار پر ملازم ہوں۔ الاؤنس کم و بیش ملتا ہے۔ ہر ماہ آمد کا حساب کرکے حصہ آمد داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ میں اپنی آمد کے دسویں حصہ (۱/۱۰) کی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں اور زندگی میں جو جائداد بھی پیدا ہوگی اس کے بھی دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ میری وفات پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد مختار احمد ۷/۱۹ - گواہ شد: محمد صادق عارف۔ گواہ شد: عبد الکریم درویش

وصیت نمبر ۱۳۹۰۹ — میں حلیمہ کوثر زوجہ مولوی محمد ایوب صاحب قوم گنائی پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ بذمہ خاوند اور زیورات مفصلہ ذیل ہیں۔ کانٹے طلائی وزنی ۱/۲ تولہ قیمتی یکصد روپیہ۔ ہار طلائی وزنی ۱/۲ ۱ تولہ قیمتی تین صد روپیہ کل میزان مبلغ -/۹۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری جائداد میں کوئی کمی یا بیشی ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ حلیمہ کوثر زوجہ مولوی محمد ایوب صاحب درویش مبلغ جماعت احمدیہ۔ گواہ شد: مبلغ نو صد روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ خاوند موصیہ محمد ایوب مبلغ سلسلہ احمدیہ۔ گواہ شد: فتح محمد گجراتی کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان۔

وصیت نمبر ۱۳۹۱۰ — میں امۃ الکریم بنت مستری محمد دین صاحب قوم راجپوت۔ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اس وقت طالب علم ہوں۔ میری کوئی ماہوار آمد بھی نہیں ہے۔ جب کوئی جائداد پیدا ہوگی یا آمدنی کی صورت ہوگی تو اس کی دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع کر دوں گی۔ اور بوقت وفات میری جو جائداد ثابت ہو میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ مجھے آئندہ جو بھی آمدنی ہوگی یا جائداد پیدا کروں گی میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس وقت میں نے -/۵ روپے شرط اول، -/۶ روپے اعلان وصیت ادا کر دیا ہے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ امۃ الکریم۔ گواہ شد محمد الدین مستری ۶/۱۳ - گواہ شد: محمد صادق عارف ۶/۱۳

وصیت نمبر ۱۳۹۱۱ — میں امۃ الحفیظ زوجہ انصار احمد صاحب قوم پٹھان پیشہ معلمہ عمر ۲۴ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مہر -/۲۰۰۰ روپیہ۔ زیور طلائی:— (۱) چوڑیاں ۱/۲ ۲ تولہ (۲) رینگ ۱/۲ تولہ (۳) ہار ۲ تولہ کل وزن پانچ تولہ جن کی قیمت اس وقت کے بھاؤ کے مطابق -/۱۴۰۰ روپے بنتی ہے۔ میرے پاس اس وقت جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ اسکول میں بطور معلمہ اس وقت میری تنخواہ -/۱۶۱ روپے ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ کی وصیت کرتی ہوں۔ میں اپنی زندگی میں جو بھی جائداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کر دیا جائے گا۔

الامۃ امۃ الحفیظ تنویر۔ گواہ شد انصار احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد غلام نبی ولد فضل الدین صاحب

وصیت نمبر ۱۳۹۱۲ — میں نصیر الدین خان ولد ظہیر الدین صاحب درویش قوم راجپوت۔ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میں طالب علم ہوں اور میری کوئی ماہوار آمد بھی نہیں ہے۔ جب کوئی جائداد پیدا کروں اور ماہوار آمدنی کی صورت پیدا ہوگی یا بعد فراغت تعلیم کوئی کاروبار کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا۔ اور میں اپنی جائداد و آمدنی کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ دوران تعلیم اگر کوئی آمدنی پیدا کروں گا تو اس کا بھی دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔

العبد نصیر الدین خان ۷/۲۳ گواہ شد: محمد نعمان محرر صدر انجمن احمدیہ قادیان ۷/۲۳۔ گواہ شد بشیر احمد خان ولد خان میر صاحب افغان۔ کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان ۷/۲۳۔

وصیت نمبر ۱۳۹۱۳ — میں سلیم احمد ناصر ولد ماسٹر نثار احمد صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ دوکان ریڈیو۔ پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۹-۱۵ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ ریڈیو کی دوکان پر ہے۔ جو حال ہی میں شروع کی ہے۔ اس سے قریباً سو روپیہ ماہوار آمد ہونے کا امکان ہے۔ انشاء اللہ میں اپنی آمد ماہوار کا ۱/۱۰ حصہ بصورت حصہ آمد تازندگی ادا کرتا رہوں گا۔ اس دوران اگر میں نے کوئی جائداد پیدا کی یا میری آمد میں اضافہ ہوا تو اس کی اطلاع باقاعدہ سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ کو کروں گا۔ میرے مرنے کے بعد جو بھی جائداد میری ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کا حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد موصی سلیم احمد ناصر ۱۵/۹/۲۳ گواہ شد جمال الدین انیکلر بیت المال ۱۵/۹/۲۳ گواہ شد بشیر احمد گھنیا یاذیت

وصیت نمبر ۱۳۹۱۴ — میں نسیم بانو بیگم زوجہ سلیم احمد ناصر قوم احمدی پیشہ خانہ داری۔ پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ منقولہ جائداد مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر ہے جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی ذاتی آمدنی نہیں [illegible] میں اپنے حق مہر مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتی [illegible] وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد جو بھی میری جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ کو کرتی رہوں گی۔ مجھے زیور کسی طرف سے نہیں ملا۔ اس لئے زیور نہیں [illegible] ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ [illegible]

گواہ شد: بشیر احمد گھنیا [illegible] مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر [illegible]
[illegible]

وصیت نمبر ۱۳۹۱۵ ۔ میں شکیلہ بیگم زوجہ رفیق احمد صاحب مالاباری قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال۔ تاریخ بیعت ۲۰ سال ساکن قادیان۔ ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۲-۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے (۱) حق مہر -/۱۵۰۰ (۲) زیور طلائی ۳ تولے -/۶۰۰ میں اس مندرجہ بالا جائداد کی وصیت ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جو بھی میرا ترکہ ہوگا اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں اس کے علاوہ اور کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ شکیلہ بیگم

گواہ شد مرزا منور احمد درویش ۳۰-۲-۷۳ گواہ شد رفیق احمد انسپکٹر بیت المال خاوند موصیہ ۳۰-۲-۷۳

وصیت نمبر ۱۳۹۱۶ ۔ میں مظفر احمد فضل ولد فضل الرحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۹-۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد -/۱۴۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد مظفر احمد فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۲۳-۹-۷۳ گواہ شد عبد المصور قادیان ۲۳-۹-۷۳ گواہ شد: شیخ مسعود احمد موصی نمبر ۱۳۱۱۴ قادیان دارالامان ۲۳-۹-۷۳۔

وصیت نمبر ۱۳۹۱۷ ۔ میں ڈاکٹر طارق احمد ولد مکرم غلام مصطفیٰ صاحب قوم ہندوستانی پیشہ ڈاکٹری۔ عمر ۲۳ سال ساکن چودہ کلاٹ۔ ڈاکخانہ چودہ کلاٹ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۸-۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے بفضلہ تعالیٰ میرے والدین بقید حیات ہیں۔ اور ایک بھائی اور ایک بہن بھی موجود ہیں۔ البتہ خاکسار کو ہاؤس سرجن شپ میں ماہوار -/۲۲۵ روپے ماہوار مل رہا ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر ملازمت مل گئی تو اس کی بھی وہی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔ اور اگر کوئی جائداد اپنی زندگی میں خاکسار نے پیدا کی تو اس کی بھی وہی ۱/۱۰ وصیت ہوگی۔ اور جب جب میری آمد میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ اس کی بھی اطلاع بر وقت خاکسار کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ کو کرتا رہے گا۔ انشاء اللہ۔ وما توفیقی الا باللہ۔ العبد خاکسار طارق احمد احمدی ۳-۸-۷۳

فارم وصیت جو مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب ایم بی بی ایس کی طرف سے پُر کئے گئے ہیں اس کی خاکسار تصدیق کرتا ہے۔ خاکسار: سید ابو صالح ۳-۸-۷۳ گواہ شد غلام مصطفیٰ پدر طارق احمد ۳-۸-۷۳ گواہ شد: خاکسار سید محمد موسیٰ مبلغ سلسلہ عالیہ مقیم کٹک ۳-۸-۷۳

وصیت نمبر ۱۳۹۱۸ ۔ میں ایم۔ ٹی احمد ولد ایم۔ بی عبد الرحمٰن قوم احمدی مسلمان۔ پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۲ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۱۰-۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میں اس وقت وقف جدید میں بطور معلم کام کر رہا ہوں۔ میری تنخواہ اس وقت -/۱۳۰ روپے ہیں۔ میں اپنی تنخواہ مبلغ -/۱۳۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میں اپنی زندگی میں جو بھی آمد یا جائیداد حاصل کروں گا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میرے مرنے کے بعد جو بھی متروکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میں اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع بر وقت مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد خاکسار ایم۔ ٹی۔ احمد ۳-۱۰-۷۳

گواہ شد محمد نعمان کارکن بہشتی مقبرہ ۳-۱۰-۷۳ گواہ شد ظفر اللہ محمود احمد سعیدی ۳-۱۰-۷۳

زکوٰۃ

(۱) زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے۔ (۲) ہر صاحب نصاب پر اس کی ادائیگی فرض ہے۔ (۳) کوئی دوسرا چندہ زکوٰۃ کا قائم مقام متصور نہیں ہو سکتا۔ (۴) زکوٰۃ مومنوں کے مال کو پاک کرتی ہے۔ (۵) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی رو سے زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔

تمام صاحب نصاب احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ جس قدر زکوٰۃ آپ کے ذمہ واجب الادا ہے اسے ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

مرمّت مقاماتِ مقدسہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکانات جو مقدس اور تاریخی اہمیت کے حامل ہیں۔ مرورِ زمانہ کے باعث اُن کی ضروری مرمت کا اہم مسئلہ اس وقت سامنے ہے۔ یہاں تک کہ اب صدیوں کے تعمیر شدہ بعض مکانوں کی چھتیں اور دیواریں بارش کی وجہ سے گر گئی ہیں۔ جن کا تعمیر اور مرمت کرنا نہایت ضروری ہے۔

ہندوستان کی جماعتوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے کہ انہیں احمدیت کے دائمی مقدس مرکز قادیان کی براہِ راست خدمت کے مواقع حاصل ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ جب چاہیں اس تخت گاہِ رسول کی زیارت سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔ اس سہولت اور سعادت کا یہ تقاضا ہے کہ ہندوستان کے مستطیع احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے شکرانہ کے طور پر مرمت مقاماتِ مقدسہ کی اہم ضرورت کو پورا کریں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

تحریک جدید کے چندہ کو مضبوط کرنا ہر احمدی کا فرض ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"اب میں نے اس چندہ کو لازمی کر دیا ہے۔ جماعت کے ہر مرد و عورت کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ اگر جماعت کے تمام افراد اپنے فرائض کو ادا کرتے تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ موجودہ تحریک جسے دفتر دوم کہتے ہیں پانچ چھ لاکھ تک نہ پہنچ جاتی۔ لیکن بات یہ ہے کہ جماعت کے ہر فرد سے وعدہ نہیں لیا جاتا۔ اگر جماعت کے ہر فرد مرد و عورت، جوان اور بوڑھے سے وعدے لئے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ تحریک جدید کے وعدے موجودہ وعدوں سے دُگنے تگنے ہو جائیں۔ اگر ایسا ہو جائے تو ہم اپنے کام کو بہت کچھ وسیع کر سکتے ہیں۔"

نیز فرمایا:-

"پس موجودہ کمی کو دُور کرنے کے لئے جماعت کے ہر فرد کو تحریک جدید میں حصہ لینا چاہیئے۔ جو لوگ ابھی تک تحریک جدید میں شامل نہیں ہوئے وہ بہت سے ہیں۔ انجمن کا چندہ دینے والوں کی نسبت تحریک جدید کا چندہ دینے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔ اگر یہ لوگ شامل ہو جائیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ نہ صرف کمی دُور ہو جائیگی بلکہ چندہ پہلے سے بہت بڑھ جائے گا۔ پس آپ لوگوں میں سے ہر ایک شخص کو یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے گا۔ اس طرح کوئی جماعت ایسی نہ رہے۔ جس کے افراد اس میں شامل نہ ہوں۔ تم اپنی بیویوں کو بھی ساتھ ملاؤ۔ اپنے بچوں کو بھی چاہیئے پیسہ پیسہ دے کر اس چندہ میں شامل کرو۔ اگر گھر کے سب افراد مل کر بھی چندہ کی کم سے کم مقدار (جو اب دس روپے ہے) ادا نہیں کر سکتے تو کسی اور خاندان کو اپنے ساتھ ملا لو۔ بہر حال اس چندہ میں ہر احمدی فرد کا شامل ہونا ضروری ہے۔"

حضور رضی اللہ عنہ کے ان ارشادات کی روشنی میں بار بار تحریک کی جاتی رہی ہے کہ تمام احباب کو اس تحریک میں شامل کر کے وعدہ جات سے اطلاع دی جائے لیکن متعدد جماعتوں نے ابھی تک توجہ نہیں کی۔ جس کی وجہ سے چندہ تحریک جدید کے بہت کم وعدہ جات وصول ہوئے ہیں۔

لہٰذا اب ہر فرد سے پھر درخواست کی جاتی ہے کہ اگر مقامی طور پر ان سے کسی عہدیدار نے وعدہ نہیں لکھوایا یا وہ خود ابھی تک وعدہ نہیں لکھوا سکے تو وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے فوری طور پر اپنے وعدہ سے مقامی جماعت کو اور دفتر ہذا کو اطلاع دیں اور اپنے وعدہ کی ادائیگی کی بھی پوری کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اجرِ عظیم عطا کرے آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

درخواست دُعا

خاکسار کا بڑا لڑکا بعمر ۲۰ سال کوئی روزگار نہ ہونے کے سبب بیکار بیٹھا ہے بڑی تنگی ہے۔ خود عاجز بھی اور چھوٹے بچے بھی بیمار رہتے ہیں۔ سب بیماروں کی شفایابی اور پریشانیوں کے دُور ہونے کے لئے احباب جماعت سے عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

(خاکسار محمد اسلم خان از پوری)

ارضِ فلسطین میں یہود کا اجتماع

بقیہ اداریہ صفحہ (۳)

نہیں ہو سکتے جب تک اسرائیل ان علاقوں سے دست بردار نہیں ہو جاتا جن پر اس نے ۱۹۶۷ء میں قبضہ کر رکھا ہے۔ ان علاقوں کی بازیابی کی جدوجہد میں رُوس برابر عربوں کی مدد کرتا رہے گا۔ اور عین ممکن ہے کہ یہی کشمکش بالآخر ایسی صورت اختیار کر جائے کہ مسلمانوں کے ہاتھوں یہود کی عبرتناک تباہی کا وقتِ مقدر بھی آجائے اور اسی شاخسانہ کے طور پر یاجوج، ماجوج کا باہم تباہ کُن تصادم بھی ہو جائے اور یہ دونوں بڑی طاقتیں جیسا کہ مقدس کتب میں آیا ہے، آپس میں اُلجھ کر اپنی موت آپ مر جائیں۔ تب وہ دن بھی طلوع ہو جو ساری دُنیا میں اسلام کے نمایاں غلبہ اور اس کی روحانی فتح کا موعود دِن ہے۔

بہرحال جب تک وہ موعود وقت نہیں آتا ہماری دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے عرب بھائیوں کو ان سب آزمائش کی گھڑیوں میں ثباتِ قدم بخشے اور ان سے کوئی ایسی لغزش سرزد نہ ہو جو اسلام کے موعودہ روحانی غلبہ پر کسی طرح سے ناخوشگوار اثر ڈالنے والی ہو۔ خدا کرے کہ امن و سلامتی کا یہ دَور جلد آئے۔ اور دُنیا دیکھ لے کہ جس مذہب اسلام کو مٹانے کے لئے بڑی بڑی سازشیں کی گئیں، جس کے نام لیواؤں کو طرح طرح کے منصوبوں کے ذریعہ ظلم و تعدی کا نشانہ بنایا گیا، وہ مذہب اپنے پیارے نام کی طرح تمام اہلِ ارض کے لئے سب طرف امن و سلامتی ہی بکھیرنے والا اور ان کے لئے حقیقی فلاح و بہبود کے سامان کرنے والا ہے ——!!

کُفر سازی کا دھندا کرنے والوں سے!

اِسی پرچہ میں دوسری جگہ ہم روزنامہ سیاستِ جدید کانپور مجریہ ۲ر ستمبر ۱۹۷۳ء سے جناب اسحٰق علمی صاحب کی ایک تقریر کا خلاصہ نقل کر رہے ہیں۔ یہ تقریر مزید کسی تبصرہ کی محتاج نہیں —— کُفر سازی کا دھندا کرنے والے "علماء" کو یہ تقریر بڑی متانت اور سنجیدگی سے پڑھنی چاہیئے۔

جہاں تک ایسے کُفر ساز علماء کے کردار کے بارے میں ہم نے غور کیا ہے ہم اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ درحقیقت دائرۂ اسلام میں داخل کرنے کے لئے کئی قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن بنے بنائے مسلمانوں کو کافر بنا کر دائرۂ اسلام سے خارج کرنے میں کچھ بھی محنت کرنا نہیں پڑتی۔ بس گھر میں بیٹھے یہ کام کرتے جاتے ہیں۔ لیکن یہ اسلام کی خیرخواہی نہیں۔ نہ صرف یہ کہ ان علماء کا اپنا عمل اسلام کی حقیقی تعلیمات کے خلاف ہے، بلکہ سیاسی نقطۂ نظر اور عقلی معیار پر بھی یہ کارروائی درست قرار نہیں دی جا سکتی۔ ہاں جو مسلمان ان علماء کے نزدیک عمل میں کمزور ہیں یا ان کے عقائد میں انہیں کچھ خامی نظر آتی ہے۔ اُن کا فرض ہے کہ محبت اور پیار کے ساتھ انہیں سمجھائیں اور کُفر سازی کے ایسے کارخانے بند کر کے اسلام کی کوئی ٹھوس خدمت کریں جس سے ان کی اپنی عاقبت بھی سنور جائے اور دوسروں کا بھی بھلا ہو۔ کیا علماء حضرات اس پر غور فرمائیں گے؟ دیدہ باید!!

اعلانِ نکاح

حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیرِ مقامی جماعتِ احمدیہ قادیان نے ۱۹ر اخاء (اکتوبر) کو بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں عزیزہ نور فاطمہ سلمہا دختر محترم شیخ حمید اللہ صاحب (مبلغ جماعتِ احمدیہ) ساکن موضع کولیگام ضلع بارہ مُولا (کشمیر) کے نکاح کا اعلان ہمراہ محترم مولوی محمد عبد اللہ صاحب درویش (نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان) ولد محترم چوہدری نور محمد صاحب مرحوم بعوض ڈیڑھ ہزار روپیہ مہر فرمایا۔ احباب اس کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔

خاکسار: ملک صلاح الدین درویش (مؤلف اصحابِ احمد) قادیان۔

درخواستِ دُعا

خاکسار کے چچا جان عرصۂ دراز سے بیمار چلے آتے ہیں۔ بہت کمزور ہو گئے ہیں احبابِ جماعت سے ان کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے انہیں جلد صحت کامل عطا فرمائے آمین۔

خاکسار: قریشی عبدالحکیم فارمسٹ از گلبرگہ (میسور سٹیٹ)

منقولات

کُفر سازی میں احتیاط نہ برتنے والوں کو حدیث شریف میں سخت تنبیہ

کانپور کے ایک جلسہ میں جناب علمی صاحب کی حقیقت افروز تقریر

کانپور۔ جناب اسحٰق علمی صاحب نے ۲۷ر اگست کو پریڈ گراؤنڈ پر رجبی شریف کے آخری تاریخی اجلاس میں جو صدارتی تقریر کی اس کا آخری حصہ:-

"علمی صاحب نے کہا کہ کفر سازی کے معاملہ میں بڑی احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ ہم کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ اگر کسی شخص میں سو امکانات و سو احتمالات ہوں جس میں سے ۹۹ کفر کی طرف لے جانے والے ہوں اور ایک اسلام کی طرف تو اسلام کی طرف لے جانے والے ایک امکان اور احتمال کی بنا پر اس کو مسلمان کہا جائے گا اور ۹۹ کفر کے امکانات کے باوجود اُس کو کافر نہیں کہنا چاہیئے آپ نے کہا کہ اسلام دینِ فطرت ہے، حق ہے۔ وہ غالب ہوتا ہے۔ مغلوب نہیں ہوتا۔

اَلْحَقُّ يَعْلُوْ وَلَا يُعْلٰى

حق غالب ہوتا ہے۔ مغلوب نہیں ہوتا۔ اِس لئے کسی کے مسلمان ہونے کی ایک دلیل وجہ کافی ہے۔ اور ۹۹ دلائل کفر و وجوہ کے باوجود اس کو کافر نہیں کہا جا سکتا۔

آپ نے کہا کہ اس کی تائید میں مسلم شریف اور دوسری صحاح ستہ میں درج یہ واقعہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک غزوہ میں اصحاب کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین اور کفار کے مابین شدید جنگ کے دوران ایک کافر بہت زیادہ سختی اور بے رحمی کے ساتھ مسلمانوں سے جنگ میں مصروف تھا اور بڑا نقصان پہونچا چکا تھا۔ کفار کی طرف سے سب سے زیادہ جم کر اور بہادری سے اصحابِ کرام سے قتال میں مصروف تھا۔ کہ اسی دوران ایک صحابی کی زد میں آگیا۔ انہوں نے اس کافر کو نیچے گرا کر تلوار اس کی گردن پر رکھ دی۔ اور اس کی گردن تلوار سے الگ ہی کرنا چاہتے تھے کہ کافر نے کلمہ لا الٰہ الّا اللّٰہ پڑھ دیا۔ لیکن صحابی موصوف نے اس کی گردن کاٹ دی۔ اور ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں جب تلوار گلے پر رکھی ہو کلمہ پڑھنے اور مسلمان ہو جانے کا اعلان کرنے پر کون یقین کر سکتا تھا۔ اس واقعہ کی اطلاع جب سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ سخت ناراض ہوئے۔ آپ کا چہرۂ مبارک سُرخ ہو گیا۔ اور بار بار یہی فرماتے تھے کہ ھل لا شققت قلبہٗ۔ یعنی یہ کہ تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہیں دیکھا۔ تو نے اس کا دِل چیر کر کیوں نہیں دیکھا۔ تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہیں دیکھا۔

اپنے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے اس قدر شدت غصہ کا مظاہرہ آپ کے غلاموں نے بہت کم دیکھا تھا۔

یہ حدیث شریف کفر سازی میں احتیاط نہ برتنے والوں کے لئے سخت تنبیہ ہے۔ جب تلوار گردن پر تھی اور اس سے ایک منٹ پہلے تک وہ کفر کی حالت میں اور کافروں کی طرف سے مسلمانوں کے قتال میں مصروف تھا۔ پھر بھی تاجدارِ مدینہ نے اس کے اسلام پر شک کرنے اور اس کے قتل کر دینے کو جائز نہ سمجھا۔ اور فرمایا کہ اس کا دِل چیر کر کیوں نہ دیکھا۔ پتہ چل جاتا کہ اس نے اسلام دِل سے قبول کیا ہے کہ نہیں۔"

(روزنامہ سیاستِ جدید کانپور صہ ۲ ۲/۹/۷۳)

اِظہارِ تشکر و درخواستِ دُعا

الحمد للہ کہ میرے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی مخلصانہ دُعاؤں اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، جماعتِ احمدیہ کے بزرگوں اور محترم درویش بھائیوں کی مخلصانہ دُعاؤں کے طفیل خدا تعالےٰ نے میری چھوٹی بچی بے بی بشریٰ شمیم کو میڈیکل کمپیٹیشن ٹسٹ میں نمایاں نمبروں سے کامیابی عطا فرمائی ثم الحمد للہ۔ میں اپنے پیارے اور مقدس امام۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، جماعت کی بزرگ ہستیوں اور درویش بھائیوں کی خدمت میں دعاؤں کی گزارش کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری بچی کی اس نمایاں کامیابی کو اسلام اور احمدیت کے لئے ہر رنگ میں بابرکت بنائے آمین۔

مَیں اس خوشی میں درویش فنڈ کے لئے پانچ سَو روپے کی حقیر رقم ارسال کر رہی ہوں۔ تعالےٰ قبول فرمائے۔ میری جانب سے ایک سال کے لئے کسی نادار بھائی کے نام اخبار بدر جاری کرا دیں۔ وَالسَّلام

عذرا شمیم۔ آرہ۔ بہار

رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام اور انفاقِ مال

رمضان شریف کے بابرکت مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ البتہ جو مرد یا عورت بیمار ہو اور ضعفِ پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ از روئے شریعت اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزہ عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ بلکہ یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانا کھلانے کا انتظام کر دیا جائے۔ سو میں اپنے معذور دوستوں کی خدمت میں بذریعہ اعلانِ ہذا گزارش کروں گا کہ ان میں سے جو احباب پسند فرمائیں کہ ان کی رقم سے کسی مستحق درویش کو روزہ رکھوا دیا جائے تو وہ فدیہ کی رقم قادیان میں ارسال فرمائیں۔ اس طرح ان کی طرف سے ادائیگی فرض بھی ہو جائے گی اور غریب درویشان کی ایک حد تک امداد بھی ہو سکے گی۔ فدیہ کے علاوہ بھی رمضان شریف میں روزہ رکھنے والوں کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق سنّتِ نبوی صلعم پر عمل کرتے ہوئے صدقہ و خیرات کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رمضان المبارک میں نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔ پس قربِ الٰہی میں ترقی کے لئے احباب کرام کو اس نیکی کی طرف بھی خاص نگاہ رکھنی چاہیئے۔

امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

خالی آسامیاں

صدر انجمن احمدیہ کے بعض ادارہ جات میں کارکنانِ درجہ اوّل و دوم کی آسامیاں خالی ہیں۔ خواہش مند احباب جو مرکز میں آ کر سلسلہ کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے اپنے مقامی امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش اور طبی اور تعلیمی سرٹیفکیٹ کے ساتھ اپنے کوائف اور خدماتِ دینیہ پر مشتمل رپورٹ نظارت ہذا میں بھجوائیں اور اگر پہلے کسی جگہ پر سروس کی ہو تو اس کا بھی ذکر کیا جائے:-

کارکن درجہ اول (گریجوایٹ) کا گریڈ = ۲۵۵ - ۱۲/۵۰ - ۲۲۰ - ۸ - ۱۵۰

کارکن درجہ دوم (میٹرک یا ایف اے) کا گریڈ = ۲۷۵ - ۷ - ۲۴۰ - ۶ - ۱۸۰ - ۵ - ۱۳۰

سروس کمیشن کا امتحان دینے پر نتیجہ تاریخ سے امتحانی عرصہ شروع ہوگا۔ اور اس کے ایک سال بعد مستقل کیا جائے گا۔ اور دو سال بعد ترقی شروع ہوگی۔

ناظرِ اعلیٰ قادیان

درخواستِ دعا

خاکسار کو عام طور پر کمزوری رہتی ہے۔ اور روزوں کے سبب اس میں اور اضافہ ہو جاتا رہا ہے۔ احبابِ کرام سے اپنی روحانی، جسمانی کمزوریوں کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: سید عبد الباری از اورنگ آباد

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر بدر)

لازمی چندہ جات ـ چندہ عام ـ حصہ آمد ـ چندہ جلسہ سالانہ

جماعتی طور پر لازمی اور ضروری چندے ہیں اور سب سے مقدم ہیں۔ کیونکہ ان کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود رکھی ہے۔ موجودہ زمانہ میں چندوں کی اہمیت اس بات سے بھی ثابت ہے کہ جہاں خدا تعالیٰ نے سورۂ کہف میں ذوالقرنین کا ذکر فرمایا ہے وہاں اس کی زبان سے یہ الفاظ کہلوائے ہیں کہ "اٰتونی زُبر الحدید" یعنی اے لوگو مجھے دھات کے ٹکڑے لا کر دو تا کہ میں تمہارے مخالفوں کے حملہ کے خلاف ایک دیوار کھڑی کر دوں۔ اس جگہ استعارہ کے طور پر دھات کے ٹکڑوں سے چاندی سونے کے سکے مراد ہیں۔ جو دین کے کاموں کو چلانے کے لئے ضروری ہیں۔ اور سب دوست جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صراحت فرمائی ہے کہ بے شک گزشتہ زمانہ میں بھی کوئی ذوالقرنین گزرا ہوگا۔ مگر اس زمانہ میں پیش گوئی کے رنگ میں ذوالقرنین سے مسیح موعود یعنی میں مراد ہوں جو دجالی طاقتوں کے مقابلہ کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ اس لئے آپ نے چندوں کے بارے میں اتنی تاکید فرمائی ہے کہ اشتہار کے ذریعہ اعلان فرمایا کہ جو شخص احمدیت کا عہد باندھ کر پھر تین ماہ تک الٰہی سلسلہ کے لئے کوئی چندہ نہیں دیتا اس کا نام بیعت کنندگان کے رجسٹر سے کاٹ دیا جائے گا۔

وعدہ جات درویش فنڈ ـ نصرت جہاں ریزرو فنڈ

جن مخلصین نے درویش فنڈ اور نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں وعدے کر رکھے ہیں اُن سے درخواست ہے کہ جلد ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

جملہ خریدارانِ بدر اطلاع دیں!

محکمۂ ڈاک کی طرف سے ہر ڈاک خانہ کا پِن کوڈ نمبر مقرر کیا گیا ہے۔ محکمہ نے ہدایت جاری کی ہے کہ ہر پتہ پر یہ نمبر درج کیا جائے۔ اس لئے جملہ خریداران سے درخواست ہے کہ اپنے ڈاک خانے کا کوڈ نمبر صحیح صحیح درج کر کے بذریعہ پوسٹ کارڈ جلد اطلاع دیں تا کہ اُن کے پتہ میں یہ نمبر درج کر لیا جائے۔ اور پرچہ کے پہنچنے میں کسی طرح کی روک پیدا نہ ہونے پائے۔

(منیجر بدر قادیان)

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں:-

AZAD TRADING CORPORATION

۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

58/1 PHEARS LANE CALCUTTA-12.

اعتکاف (بقیہ صفحہ اوّل)

۷۔ مکرم محمد شریف صاحب گجراتی۔
۸۔ " قریشی محمد شفیع صاحب عابدؔ۔
۹۔ " چوہدری سردار محمد صاحب۔
۱۰۔ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد احمد خان صاحب۔
۱۱۔ محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم حکیم بدر الدین صاحب عامل
۱۲۔ محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم فضل الٰہی خان صاحب
۱۳۔ " ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مستری محمد حسین صاحب
۱۴۔ " النصری بیگم صاحبہ خوشدامنہ مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب

یہ مت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکا تو وہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھیئے یا فون یا ٹیلی گرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پُرزے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS
16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

فون نمبرز: 23-1652, 23-5222

تار کا پتہ: "AUTOCENTRE"